

۱۹۹۶  
۱۱/۵/۳۰



# سرائیکی



ہم تھی فرید اشادول مونجھاں کول نہ کر یادول

جھوکاں تھیں آبادول ایہا نیں نہ وہی ہک مٹی



بیاد : سید نذیر علی شاہ (مرحوم)

# سہ ماہی سرائیکی بہاول پور

ترجمان : سرائیکی ادبی مجلس

شمارہ نمبر ۲۹، ۳۰

جولائی تا دسمبر ۱۹۹۶ء

جلد نمبر ۱

مشاورت ..... پروفیسر ڈاکٹر اسلم اریب  
..... ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر

چیف ایڈیٹر ..... پروفیسر ڈاکٹر سلیم ملک

ایڈیٹر ..... سید دین محمد شاہ  
..... ڈاکٹر نواز کاوش

معاونت ..... قادر مصطفیٰ خان

قانونی مشیر ..... عبد القیوم اعوان

مقاہ اشاعت : جھوک سرائیکی بہاول پور

قیمت فی پرچہ ۱۵ روپے، سالانہ ۶۰ روپے

سید دین محمد شاہ ایڈیٹر پبلشر نے جھوک سرائیکی بہاول پور شائع کیا

# تدیر

۲	۱. سورۃ
۴	۲. حمد
۵	۳. نعشیں
۶	۴. گالہ مہار
۷	۵. تکلف برطرف
۸	۶. کلام فرید
۱۰	۷. مضامین :
۱۲	۸. غزلوں
۲۲	۹. نظمیں :
۲۶	۱۰. سرایکی ادبی مجلس ، جائزہ
۳۲	
۳۱	
۳۳	
۳۵	
۳۶	
۳۷	
۳۸	
۳۹	
۴۰	
۴۱	
۴۲	
۴۳	
۴۴	
۴۵	
۴۶	
۴۷	
۴۸	
۴۹	
۵۰	
۵۱	
۵۲	
۵۳	
۵۴	
۵۵	
۵۶	
۵۷	
۵۸	



ترجمہ:- سید دین محمد شاہ

و علم ادم الاسماء کلہا ثم عرضہ علی الملئکتہ فقال انبؤنی باسماء ہولاء ان کنتم صادقین ○ (۱)

انگریزی

سرائیکی

And He taught Adam all the names then presented him to angles: He Said: Tell me the names of those if you are right

اور (اللہ) نے آدم کوں سب چیزاں سکھائے ، دل انہاں کوں فرشتیاں سامنے کیتا تے فرمایا جو اگر سچے تان میکوں انہاں دے تان دساؤ۔

قالو سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ○ (۱)

They said: Glory be to thee!  
We have no knowledge but that which Thou has taught us. Surely Thou are the Knowing the Wise

آکھیا توں پاک ہیں ، جتنا علم اسا کوں بخشا ہے اوندے سوا اسا کوں معلوم نی ۔ بیشک توں دانا ، حکمت ہیں۔



## شوخی ریاستی

حمد حمید مجید آکھل فہمید اے تھل امکانے  
 کیا توفیق ہے وصف ثنا دی طاقت وچ زمانے  
 ذرہ ذرہ ہے واصف وحدت ہر پل لکھے آنے  
 جن انسان حیوان تخلیق حور پری غلامے  
 شمس قمر ہن تابع وچ اے مہر و ماہ جہانے  
 انجم کوکب گرد قمر دے راہندے سرگردانے  
 ستار غفار تیار کتے زمن زمین زمانے  
 جلال کمال مجال رکھیندے ہر دی ہتھ وچ جانے  
 نوری ناری خاکی آبی کردے حمد بیانے  
 انت نہ پاتا قدرت دا بس کہیں دانا دیوانے  
 دم مارن دی جا نہیں او مالک کل جہانے  
 تقسیم مقوم کریندا قاسم تھیندا عقل حیرانے  
 پتھر دے وچ کیرا پالے عالی فیض رسانے  
 دل سرکار دربار تہڈے وچ میڈا عرض اعلانے  
 ہادی مہدی مرشدی میڈا عنایت شاہ زیشانے  
 وقت نزع دیدار سیں دا جانزاں لکھ احسانے  
 بندگی بندہ بندہ جوڑے نفی نفی فرمانے  
 شوخ دے شعر اشعار توں تھیںی زندہ دل قربانے



### خواجہ محمد یار فریدی

قاصد مٹھا مصریاں ڈیاں ، ہل منا ایویں ونج تے آ  
 دھرک پئے رٹھی سرکار کوں راہوں ولا ایویں ونج تے آ  
 قصے سناویں مرد دے ، عاشق سچے پر درد دے  
 یعنی سی بے پرد دے واگلں بھنوا ایویں ونج تے آ  
 ڈکھ درد ونج لاچار ہاں ، بیکار زار نزار ہاں  
 ہر دم تتی بیمار ہاں گھن آ دوا ایویں ونج تے آ  
 کھلسن کراڑ تے کول ہن ، لگسن ہزار ببول ہن  
 تھیکر ظلوم بھول ہن ونج بار چا ایویں ونج تے آ  
 نبھدی نہیں ہن کیا کراں ، بے وس تتی چیکاں بھراں  
 دیداں اڑیاں اچیں گھراں ، کی کر ڈکھا ایویں ونج تے آ



اختر علی تھا

ڈکھاؤ اپنا در اطہر محمد یا رسول اللہ  
 ایویں سکدی ونبال نہ مر محمد یا رسول اللہ  
 بناں تیڈے ایں دنیا تے بیا کوئی سہارا فی  
 ودی رلدی ہاں جنگل جھر محمد یا رسول اللہ  
 ہاں بد عملی تے بے سملی گناہاں وچ تھئی غرق آں  
 میں کوئی تے کرم چا کر محمد یا رسول اللہ  
 نہ کوئی ہاتھی نہ کوئی سنگتی جیڈے ڈیکھاں اندھارا ہے  
 بناں تیڈے نہ ڈسدا در محمد یا رسول اللہ  
 توں ہیں رہبر رسولاں دا توں ہیں محبوب رب دا سئیں  
 مٹھا مدنی موہن دلبر محمد یا رسول اللہ  
 میڈی قسمت سنوارو چا سخی حسنین دے صدقے  
 میں تنہاں بہوں اتر محمد یا رسول اللہ



”سراییکی“ بہوں دیر بعد تو ہاڑے تک پہنچا ہے۔ ایندے جواب دہج  
اساڈے کول سوائے معذرت دے بیا کچھ کیسی۔ اساڈی کوشش تاں ہمیشاں ایہا رہی  
ہے جو پرچہ وقت نال شائع تھیندا رہے، پر کیا کروں جو کوئی نہ کوئی مجبوری یا مسئلہ  
اساڈے ارادے دے سامنے کندھ بن ویندے۔ تے خواب تعبیر دی منزلاں  
تے پکڑی لوں پہلے ہی بے وس تھی ویندن۔ امید ہے جو آئندہ ہر وقت حاضری  
تھیسے۔ انشاء اللہ

پرچے دامعیار تے گیٹ اپ بہتر کرن کیتے اساکوں تو ہاڑے  
تلی تعاون تے مشوریاں دی ہمیشاں ضرورت رہی اے تے رسی، اسانے تو ہاڑے  
مشوریاں دے نانگھے واسوں۔

تہاڈا

ڈاکٹر نوان کاوشے



سید دین محمد شاہ

اخبار ----- جی ہاں اخبار - میرا مطلب ہے کہ ایک دفعہ ہم بس میں سفر کر رہے تھے کہ ساتھ والی نشست پر بیٹھا ایک ہمسفر اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اچھتی نگاہ ہم نے بھی ڈالی۔ ہم تو ایسے موقعوں کی تلاش میں ہوتے ہیں، کیونکہ اپن میں تو اخبار خریدنے کی قوت ہی نہیں، اور مانگنے میں غار سمجھتے ہیں۔ ہاں کوئی ساتھی پڑھ رہا ہو تو ہم بھی باخبر ہونے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس میں قباحت یہ ہے کہ اخبار کا مالک جو صفحہ کھولے وہی پڑھ سکتے ہیں اگر وہ صفحہ پلٹے تو ہمیں بھی اس کے ساتھ پلٹنا پڑتا ہے

اخبار کا ہر مستقل قاری جانتا ہے کہ مضامین کے لحاظ سے ہفتے کے دن خصوصی ایڈیشنوں کے لیے مختص ہوتے ہیں مثلاً ایک دن سیاسی جائزہ، تو دوسرے روز ادبی ثقافتی صفحہ۔ کسی روز سپورٹس ایڈیشن تو کسی روز بچوں کے لیے خاص کر دیا جاتا ہے

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس روز جس روز کی ہم بات کر رہے ہیں بس میں صاحب اخبار ”خواتین کے ہیر سائل“ سے دل بہلا رہے تھے۔ ”بالوں کے مختلف جوڑوں کا انداز“ ----- مفت خور قاری، اچھتی نگاہ کے ساتھ پیچھے پیچھے۔ لوجی ”لذیذ پکوان بنانے کا آسان طریقہ“ خواتین اور پکوان لازم و ملزوم۔ اب یقین ہو گیا کہ آج خواتین کا ایڈیشن ہے

چنانچہ ہم نے جوؤں سے نجات حاصل کرنے سے لے کر کڑھائی بنائی کے سب نمونوں کا مطالعہ کیا۔ حالانکہ ایک گنجے شخص کو جوؤں سے کیا ”دلچسپی“ ہو سکتی ہے یا جو سوئی میں تاگانہ ڈال سکتا ہو اس کے لیے کڑھائی بنائی سب فضول مسئلے ہیں۔ اور سنو، کپڑوں سے داغ دھبے مٹانے کا طریقہ ---- کیل چھائیوں سے نجات کا نسخہ اور ----- یہ تو ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔ واہ بھی واہ، بادام کا حلوہ بنانے کی ترکیب، سبجان اللہ۔ اخبار میں جو کچھ لکھا تھا خوب پڑھا۔ اور جو کچھ پڑھا وہ آج ہم لکھ دیتے ہیں کہ بہتوں کا بھلا ہو گا۔ یعنی بادام کی گری آدھ کلو، شکر آدھ کلو، گھی دیسی آدھ کلو، کھویا چوتھائی کلو ---- کیوڑہ، الاچھی، زعفران ----- جس چیز میں دلچسپی ہو وہ جلد ہی ذہن نشین بھی ہو جاتی ہے۔ حلوے کی تیاری کے مراحل سے جو

ہم گزرتے جاتے تھے 'توں توں بدن میں ایک انجانی قوت سرایت کرتی جاتی تھی۔ کڑھائی میں دبی گھی' اور دبی گھی میں بادام کی گری کڑکڑا ہی رہی تھی کہ ہمارے منہ میں پانی ----- اور مارے خوف و ندامت کے پانی پانی ہو رہے تھے

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ابھی قوت سرایت کر رہی تھی اور ابھی گھبراہٹ میں ڈوب رہے ہیں؟ بس، ڈوبوؤں کی فضا میں جب منگائی کا خیال آیا تو سارا مزہ ہی کرکرا ہو گیا کہ یہ سب اشیاء جمع کرنا ہمارے بس میں تو ہیں

بس منزل مقصود پر رکی تو ہم اتر گئے۔ پھر نہ وہ صفحہ تھا، نہ پشیمانی۔ مگر خیالات نے کچھ دیر مزید گھیرے رکھا۔ بس ٹھیک ہے۔ طبیعت دوبارہ خوش ہو گئی۔ ایک خوش فہمی نے پھر سہارا دیا۔ یعنی بہشت میں جو "حور" ہمارے حصہ میں آئے گی۔ اسی کو دنیاوی نسخے کے مطابق اشیاء جمع کرنے کا حکم دیں گے۔ امور خانہ داری کی ندر یافتہ حور سے بادام کا حلہ تیار کرائیں گے، اس سائل دار جوڑے والی حور سے، جس کے گل کیل چھائیوں کے داغوں سے پاک ہوں گے۔ لباس بھی داغ دھبوں سے پاک ہو اور جوؤں کا تو بہشت میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بس، سب مسئلے حل "جنت میں" موت کے بعد! انشاء اللہ!

پروفیسر سجاد حیدر پرویز دی

سرائیکی ادبی تاریخ بارے تحقیقی تے تنقیدی کتاب

125 روپے ادبی پیکٹ

## سرائیکی ادب ٹور تے پندھ

(1980 تا 1995 دی مکمل ادبی دستاویز)

صفحات 632 کل قیمت 250 روپے

سرائیکی لکھاریاں، سرائیکی ادبی اداریاں تے لائبریریاں کیتے اس اشتہار دے حوالے نال ادھی قیمت اتے بذریعہ رجسٹرڈ پارسل منگواون تے باویسہ روپے ڈاک خرچ علاوہ منی آرڈر کرو

مجلس سرائیکی مصنفین پاکستان - چغتائی بلڈنگ - بلوچ نگر - مظفر گڑھ

سہ ماہی "سرائیکی" بہاول پور

عطیہ



ترجمہ:- علامہ محمد عزیز الرحمن مرحوم

پیشکش:- سید دین محمد شاہ

میرے عجوب (کے مظاہر قدرت) دنیا کی  
صورت متشکل ہو گئے اور ہر صورت  
میں وہی (جاوہ نما اور) ظاہر ہے

کہیں آدمؑ کا ظہور ہوا اور کہیں شیتؑ کا  
کہیں نوحؑ اور کہیں ان کا طوفان آیا  
کہیں ابراہیمؑ خلیل اللہ شریف لائے  
کہیں کنعان میں یوسفؑ آئے

کہیں عیسیٰؑ اور الیاسؑ نبی پیدا ہوئے  
اور کہیں پچھنؑ ، رامؑ اور کاہن آئے

کہیں ذکریاؑ اور یحییٰؑ ہیں اور کہیں  
حضرت موسیٰؑ بن عمران تشریف فرما ہوئے

کہیں حضرت ابوبکرؓ و عمرو عثمان شرف  
افزائے وجود ہوئے اور کہیں صاحب شان  
اسد اللہ علی ابن ابی طالب جلوہ گھر ہوئے

بن دلبہر شکل جہاں آیا  
ہر صورت عین عیان آیا

کتھے آدمؑ کتھے شیتؑ نبی  
کتھے نوحؑ کتھاں طوفان آیا

کتھے ابراہیمؑ خلیل نبی  
کتھے یوسفؑ وچ کنعان آیا

کتھے عیسیٰؑ تے الیاسؑ نبی  
کتھے پچھنؑ ، رامؑ تے کان آیا

کتھے ذکریاؑ کتھے یحییٰؑ  
کتھے موسیٰؑ بن عمران آیا

ابوبکرؓ ، عمروؓ عثمانؓ کتھاں  
کتھاں اسد اللہؓ زیشان آیا

کتھے احمد، شاہ رسولان دا  
محبوب سمجھے مقبولان دا  
استاد نفوس عقولان دا  
سلطانان سر سلطانان دا

تذیل کتھاں جبریل کتھاں  
توریت زبور انجیل کتھاں  
آیات کتھاں ترتیل کتھاں  
حق باطل دا فرمان آیا

کل وچ کل شئی ظاہر ہے  
سونڈھا ظاہر عین مظاہر ہے  
کتھے ناز نیاز دا ماہر ہے  
کتھے درد کتھاں درمان آیا

کتھے ریت پریت دا دیس کرے  
کتھے عاشق تھی پردیس پھرے  
کھلے گل وچ بارو کتھیں دھرسے  
لٹ دھاری تھی مستان آیا

خاموش فرید اسرار کنوں  
چپ بیہودہ گفتار کنوں  
پر غافل نہ تھی یار کنوں  
ایہو لاریبی فرمان آیا

کہیں رسولوں کے شہنشاہ، ہر مقبول  
کے محبوب اور ارواح و ملائک کے استاد  
(نبی آخر الزماں) احمد علیہ السلام تشریف  
لائے جو سلطان السلاطین ہیں

کہیں جبریل، کہیں توریت، زبور اور  
انجیل، کہیں آیتیں ہیں اور کہیں خوش خوانی  
ہے، قرآن کی، جو حق و باطل میں فرق  
کرنے آیا ہے

ہر چیز میں اس کا جلوہ ہے بلکہ (جلوہ فرمائی  
کی انتہا یہ ہے کہ) محبوب عین مظاہر (قدرت)  
ہو گیا ہے۔ کہیں ناز و نیاز کا ماہر ہوتا ہے  
اور کہیں درد اور دوا ہو کر آتا ہے۔

کہیں رسم و رواج کا بھیس کرتا ہے،  
کہیں عاشق ہو کر پردیس میں پھرتا ہے  
گلیں کیں خونی بال کھلے ہوئے چھوڑ کر  
لٹ دھاریوں کی صورت میں وہ مست  
پھرتا ہے۔

اگرچہ یہ سب مظاہر قدرت الہی ہیں مگر  
اے فرید ان راز کی باتوں کو بیان نہ کر  
اور خاموش ہو جا۔ اس بیہودہ گفتار کو  
چھوڑ دے مگر یاد سے غافل نہ ہو جانا  
کہ بے عیب فرمان سے



پد ، دے لفظی معنی ہن - پیر - قدم - نشان - کھوج - درجہ - وڈائی - رتبہ - عمدہ - مرتبہ - خطاب - شان ( ہندی اردو لغت \* اصطلاح ایچ " پد " " حمد " کون آکھن - پداں کون بدھ

اس اتے گوتم بدھ دی ڈھاہ ( زوال ) دے زمانیاں دی تخلیق آکھیا ویندے - اے حمدیہ پد گتتری وچ پنچھاہ ہن - انہاں دی زبان برصغیر ہند و پاک ایچ مسلمانان دے آون کنوں پہلاں دی ہے انہاں پداں دی گول پھول اتے لبھن دا حال ایس طرحاں ہے :-

" پنڈت ہرا پرشاد شاستری " بنگالی زبان کی قدامت ثابت کرنے کے لئے قدیم مخطوطوں کی تلاش میں ۱۹۰۷ء میں نیپال گئے جہاں انہیں آریائی پراکرت کی اپ بھرنش کا وہ مواد ملا جو بدھ سدھوں اور بھکھوؤں کی تخلیق ہے - پنڈت شاستری نے ایک مجموعہ کلام مرتب کیا جسے عام طور پر " بدھگان ودوبا " کے نام سے جانا جاتا ہے اس مجموعہ میں ۴۷ مکمل پدوں کے علاوہ ایک ناکمل پد ہے باقی ناپید ہیں ان کے علاوہ چند مختصر نظمیں بھی ہیں - اس کتاب میں کل ۸۴ مصنفین کا ذکر کیا گیا ہے " ( پراچین اردو ص ۱۲ )

پنڈت جی نے ہر پد دے نال اوندے شاعر اتے راگہ دا ناں وی لکھے ۱۹۱۷ء وچ شاستری جی دی کتاب بنگالی رسم الخط ایچ چھپی جیندے وچ انہاں پداں دا تفصیلی مطلب سنسکرت زبان ایچ لکھیا گیا ہا - شاستری جی نے اوں کتاب دی مہاک ( دیباچے ) وچ انہاں پداں دی زبان کون سندھیا بھاشا ، یعنی سندھی زبان آکھے اتے کتاب کون بنگالی زبان ایچ مرتب کرن دے باوجود پداں دی زبان کون بنگالی نہیں آکھیا - پر نویں بنگالی ادیب شاستری جی دی کتاب کون پرانی بنگالی زبان دے ثبوت دے طور تے پیش کریندن حالانکہ شاستری جی نے آپ اوں زبان کون سندھی ، آکھیا ہئی - ڈاکٹر شہید اللہ نے انہاں پداں کون جدید بنگالی زبان ایچ بدل کے انگریزی ترجمہ نال کراچی یونیورسٹی توں چھپوایا اتے اپنی کتاب بنگالی قواعد ایچ انہاں کون بھوں پرانی بنگالی زبان دا نموناں بنا کے پیش کیتا -

شیر علی کاظمی نے ۱۹۸۲ ایچ شاستری دی مرتب کیتی ہوئی کتاب " بودھ گان ودوبا " وچوں

دے ہوئے بارے ۴۷ پداں کوں اردو رسم الخط وچ منتقل کر کے لفظی ترجمے نال مکعب  
المحب کراچی توں چھپوایا ۔ انہاں پداں دے ترجمے تے وڈی محنت کیٹی اتے ہک علمی  
تحقیق کوں اردو دان لوکاں دے اگوں رکھیا ۔ کاظمی ہوریں دی کتاب دی مدت نال میں اے  
مضمون لکھ کے سرائیکی ادب تے زبان دے پرٹھا کو آں دے اگوں رکھیندا پیاں ۔

انہاں پداں دے لکھن دا زماناں اٹھویں توں ڈھویں صدی آکھیا ویندے اتے انہاں دی زبان  
کوں اپ بھرنش ، آکھیا ویندے : اپ بھرنش اوں بکلی تے گھٹائی زبان کوں آکھن جڑی  
۱۔ گرامر دے اصولاں دے مطابق ناں ہووے ۲۔ سنسکرت توں وکھری ہووے اتے ”  
پراکرت “ اوں مقامی زبان کوں آکھیا ویندے جڑی سنسکرت توں بہوں متاثر ہووے ۔ زبان  
دے ماہر ایں گلھ تے متفق ہن کہ اپ بھرنشاں دا زماناں ۶۰۰ توں ۱۰۰۰ تیں جی ،  
گوری شنکر دے حوالے نال علامہ عتیق فکری اپ بھرنشاں بارے عتیق العتیق وچ لکھن ۔

” اپ بھرنش کا رواج گجرات ، مالوہ ، جنوبی پنجاب ، راجپوتانہ ، ارنٹی مندسور ، وغیرہ  
مقامات میں تھا ۔ دراصل اپ بھرنش کوئی زبان نہیں ہے بلکہ ماگھدی وغیرہ مختلف  
پراکرت بھاشاؤں کے اپ بھرنش یا بگڑی ہوئی مخلوط بھاشا ہی کا نام ہے “ ( صفحہ ۱۳۱ )  
ایں توں اگوں او لکھن :-

” اسی اپ بھرنش کی بگڑی ہوئی شکل ہندی زبان ہے جو دشور سینی بھی اس قدیم زبان  
کی صورت ہے جو پراکرت یعنی قدیم تصور کی جاتی ہے یہ زبان مگدھ ، راجپوتانہ ، جنوبی  
پنجاب بلکہ سندھ تک بھی استعمال ہوتی تھی “ ( صفحہ ۱۳۲ )

ایں گلھ تے ضرور حریانی تھیندی ہے کہ اے پد نیپال اچ وچ ملن ، پر ایندے نال اے  
پتہ لگدے کہ زبانیں کیویں پندھ کپیندیاں ہن اتے اگوں تے لڑیاں رہندیاں ہن ایویں  
نظر دے کہ جڑے ویلے پدھاں کوں ” علاقہ نکالی “ ڈٹی گئی تاں ول دی او آپنی زبان  
کوں سینے نال لئی رہے ۔ انہاں پداں وچ انہاں دیاں او صوفیانہ گالھیں موجود ہن جڑیاں  
پراکرتاں اتے اپ بھرنشاں وچ عام ہوندیاں ہن کوتم بدھ توں پہلاں ایں علاقے دی بولی  
بارے علامہ عتیق فکری لکھن :

آج سے ۷۰۰ ق۔ م جبکہ بدھ کا ظہور بھی نہیں ہوا تھا سندھ سے لیکر گدھ تک ایک  
ایسی زبان رائج تھی جسے رشت نوردد معلم بھی استعمال کرتے تھے اور وہ سب جگہ تھوڑے



سے اختلاف کے ساتھ سمجھی جاتی تھی۔ اس زبان کے متعلق اتنا کہ دینا کافی ہے کہ وہ سبکدست تو نہیں تھی اور یہ تمام محققین کا فیصلہ ہے اور نہ اس وقت پالی زبان تھی۔ جہاں تک تحقیق کا تعلق ہے ڈراویڈیں زبان اور سنھالی اس کے علاوہ آرامی اور کوئی ملی زبان جس میں ہمیں سمیرن نسل کے الفاظ بھی مل جاتے ہیں \_\_\_\_\_ غرض

۱۰۰ ق۔ م کی زبان ایک اعلیٰ علمی زبان تھی اور اس میں پاکیزہ خیالات اعلیٰ شاعری اور اہل دل کے جذبات کی پوری پوری صلاحیت تھی “ ( ص ۱۰۱ )

شاستری جی نے پداں دی زبان کوں سندھیا بھاشا ، ( سندھی زبان ) آکھے - ” سندھ  
 “ تاریخی لحاظ نال ” ہند “ توں ہمیشاں الگ ریے - تاریخ دان لکھن کہ اگلے  
 وقتاں اچ ” ہند “ تے ” سندھ “ ڈو الگ الگ ملخ ہن - انہاں وچوں جیکوں ”  
 سندھ “ آکھیا ویندے او دکن توں کشمیر تئیں دا علاقہ ہے جیکو ” سندھ دی وادی وی  
 آکھن - آج دی سندھی زبان دے ادب کوں پھولوں تال ایندے پرانے ادب نے اج  
 دی سرائیکی زبان دے اثرات صاف دسین ایں لنگوں پرانے سندھی ادب کوں سرائیکی ادب  
 آکھن زیادہ مناسب ہے -

”خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ سندھی ۱۱۰۰ء کے لگ بھگ سندھی سے علیحدہ ایک مستقل زبان بن گئی اس لئے پرانی سندھی تحریریں سرائیکی سے بڑی مماثلت رکھتی ہیں۔ غرض یہ کہ سرائیکی زبان کی دوسری ہم عصر زبان سندھی کا ادب بھی زیادہ سے زیادہ ۱۲ویں صدی عیسوی کے نصف آخر تک ملتا ہے بس“

(تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند جو دہویں جلد ص ۲۶۵)

پنڈت شاستری اتے سید شبیر علی کاظمی دے خیال دے مطابق پداں دی زبان اتے ، اوں  
زمانے دی سندھی زبان دے اثرات بالکل نشابر ہن او لکھدن :

”موجودہ پنجاب میں بودھ سدھ کا حلقہ اثر نمک کے پہاڑ کے ارد گرد زیادہ تھا۔

یہ عام طور پر کن کٹے فقیر، کہلاتے تھے “ (پراچین اردو ص ۱۵)

(۱۵)

(۱۶) اچھا اے گلہ آکھنا نا مناسب نہیں کہ کوہستان نمک دا علاقہ ، کالا باغ ماڑی انڈس ،

میانوالی ، داؤد خیل وغیرہ اج وی سرائیکی بولن آلی علاقے وچ شامل ہے )۔

بدھ مذہب ، دراصل آریاؤں اتے انہاں دی زبان سنسکرت دے خلاف شروع تھیا ہئی ۔  
 پدھاں دی عوامی زبان ماگدھی ( بہار دے علاقے دی بک زبان ) ہئی اتے ادبی زبان پالی ،  
 ہئی ، شبیر علی کاظمی لکھدن ۔

حقیقت یہ ہے کہ پالی اپنے وقت کی مروجہ پراکرت کی ادبی صورت ہے ، پالی دراصل  
 متن یا سطر کو کہتے ہیں اور یہ لفظ قطار اور حاشیے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔  
 پالی بھی سنسکرت کی طرح مختلف رسم الخطوں میں لکھی جاتی ہے “ ( پراچین اردو ص  
 ۱۲ )

حیرانی اس گلہ دی ہے کہ پال تے پالی دے لفظ آج وی سرائیکی زبان وچ انہاں معنیاں  
 وچ استعمال تھیندن ۔ پالی ( واحد - قطار ) پایاں ( جمع - قطاراں ) اینویں ای پہلی پالی  
 - ڈو جھی پالی - تریجھی پالی ( پہلی قطار - ڈو جھی قطار - تریجھی قطار ) دے لفظ وی  
 سرائیکی وچ عام ورتے ویندن ۔ ڈو سرائیکی فقرے ڈیکھو ۔

۱- بوچھن تے چار پالاں بنا ڈیو ( چھاپ گری دی اصطلاح ) \_\_\_\_\_ پالاں \_\_\_\_\_ قطاراں )  
 ۲- اندر پھل بناؤ باہروں لمبی پالی بناؤ ( چھاپ گری دی اصطلاح ) ( پالی \_\_\_\_\_ حاشیہ )  
 اینویں ای گلکار فرش لیندے ہوئیں زمین کوں بدھرا کر کے سٹھاں دیاں جڑیاں قطاراں  
 باہروں باہروں پہلے پہلے لینرے انہاں کوں وی پالاں آکھدن ۔ پال واحد ہے پالاں جمع  
 ہے اتے پالی ، دی تصغیر ہے ۔

سرائیکی زبان آج تیلی کوں چاکی آکھدن لیکن ملتان وچ تیلی کوں پالی وی آکھدن ۔ میں  
 ایندا اگا پیچھا جان کیتے کوٹھو چلاؤں آلے پایا ( تیلیاں ) کنوں وی پچھے پر کئی اے نیں دس  
 گیا کہ انہاں کوں پالی کیوں آکھدن ، ہو سکدے پرانے وختاں وچ پالی زبان بولن آلے  
 ای تیلی ہوندے ہوں اتے اے لفظ بعد آج تیلی کیتے ورتیا ویندا رہیا ہوئے ۔

پالی زبان کوں مونڈھی ( ابتدائی ) اردو آکھیا دنج سکدے اتے ایہا گلہ پراچین اردو ، دے  
 مصنف دا بنیادی خیال ہے ۔ اختر اورینوی دے حوالے نال پروفیسر احتشام حسین لکھدن :  
 ” میں پالی کو اردو زبان کی اصل قرار دیتا ہوں “

( ہمیش لفظ \_\_\_\_\_ داستان زبان اردو از ڈاکٹر شوکت سبزواری )

جیکر پالی ، اردو زبان دی اصل ہے اتے اساں پالی وچوں سرائیکی زبان دے منڈھ پاند لہجہ



گھنوں تان اردو دی ترتیب اچ سرائیکی زبان دا حصہ ثابت تھی ویندے ۔۔۔۔۔  
تاریخ ویندی ہے کہ جڈانہ بدھ برباد تھئے تان انہاں دے نال انہاں دی زبان وی گھنئی  
وات آگئی

جیویں جو اتے ڈسیا گئے کہ پداں دی زبان اوں پرانی پراکرت دی اپ بھرنش ہے  
جیندے اتے باگدھی اتے شور سینی زبانیں دے اثرات ہن وجہ اے ہے کہ گلدھ ڈیس  
دے راجا کڈانہیں وچلے اتے کڈانہیں پچھا دھی ہند دے حاکم رہ گن ۔ انہاں دی  
بولی ، مقامی لوکاں دیاں بولیاں نال رلدی ملدی رہی ۔ پوادھی تے پچھادی پراکرتاں دے  
میل جول نال اے اپ بھرنش بنی جیندے ادبی نمونے اے پدہن سچ تان اے ہے کہ  
زبانیں کتھائیں جم نہیں ویندیاں رہندیاں ۔ اے ویلے وخت دے نال نال جاہیں تے مرکز  
بدلیاں رہندیاں ہن علامہ عتیق کمری لکھدن :

” ہندوستان میں سیاسی طاقت کے مرکز کے ساتھ ساتھ زبان کی فوقیت کا مرکز بھی بدلتا  
رہا ۔ اول اول یہ مرکز پنجاب میں رہا پھر کوسلہ میں آگیا پھر گلدھ ( بہار ) میں تبدیل  
ہو گیا اور آخر کار جس زمانے میں سنسکرت ملک کی عام زبان ( لنگوا فرینکا ) بن گئی تھی تو  
یہ صرف جنوبی ہندوستان کا علاقہ تھا جہاں ہندوستان کی نہایت اہم دیسی زبان رائج تھی  
“ ( ص ۹۲ ) ہندوستان کے دے پائے ادہو دکن ہے جتھاں اردو دا سندھ بیدھی دکن  
وچ آریاواں دے بھجائے ہوئے دراوڑاں دی زبان دا اثر ہا ۔ دراوڑی ہی سرائیکی زبان مری  
پرانی شکل ہئی ۔ ایں لنگوں دکن دی زبان تے سرائیکی زبان دے اثرات اج دی صاف  
دسدن ( حوالے کیتے ڈیکھو قدیم اردو کی لغت مرتبہ ڈاکٹر جمیل جالبی ۲ ) دکنی اردو کی لغت  
مرتبہ مسعود حسین خان ۔ غلام عمر خاں ) ایہا گلدھ ہے کہ پرانی اردو وچ سرائیکی لفظاں ،  
خاوریاں ، ترکیباں اتے مصدران دی بہوں وڈی کستری موجود ہے ۔

انہاں پداں کوں پرانی اردو آکھیا وچ گلدے لیکن اصل اچ انہاں وچ ہزاراں سال  
پرانی اوں زبان دیاں نشائیاں ہن جہڑی دراوڑاں کنوں پہلاں اتھاں بولی ویندی ہئی اے منڈا  
قبیلیاں دی زبان دیاں وی نشائیاں ڈیندی ہے جہڑی ہند دے ابھے لے آئے پاسے بولی  
ویندی ہئی ۔ منڈا قبیلے اج توں پنج ہزار سال پہلے اتھاں وسدے ہن جنہاں اتے  
دراوڑاں نے آن حکومت کیتی ۔ عین الحق فرید کوٹی لکھدن :

” برصغیر میں منڈا قبائل دراوڑوں سے بھی پہلے موجود تھے۔ دراوڑوں کے درود کے بعد قبائل کہیں ان کے ساتھ مل جل کر آباد رہے اور کہیں الگ تھلک شمالی ہند کی زبانوں پر اس گروہ کے اثرات کافی گہرے ہیں ( اردو زبان کی قدیم تاریخ ص ۱۲۲ )  
ہار جیدر لکھدن :

” وادی سندھ کی پانچ سال پرانی تہذیب سے پہلے ہمیں یہاں دراوڑ اور منڈا قبائل کی زبانوں کے نمونے ملتے ہیں جن میں سندھی ، ہندی ، سرائیکی اور ہندکو زبانوں کی پرانی شکلیں نظر آتی ہیں۔ \_\_\_\_\_ آریاؤں نے اس زمانے کی عوامی زبان دراوڑی ہی کو صاف کر کے اس میں اپنے وید لکھے مہاتما گوتم بدھ نے اپنی تبلیغ کیلئے مقامی زبانوں کے امتزاج سے ایک زبان وضع کی جسے پالی کہا گیا۔ بدھ بھکشو اسی میں اپنا مذہبی ادب محفوظ کرتے تھے۔ یہ زبان ٹیکسلا میں پھولی پھلی اور اشوک اعظم کے زمانے میں عام لوگ اسی میں گفتگو کرتے تھے۔ پسچی ، پالی ہی کی ایک شاخ تھی جس میں سرائیکی اور سندھی کا عنصر نمایاں تھا @ \_\_\_\_\_

( سہ ماہی ادبیات اسلام آباد شمارہ ۱۰ -- ۱۲ ص ۲۱۶/۲۱۷ ) آریاواں نے دراوڑاں کو انہوں کڈھ کے اپنی اوں زبان کوں کھنڈایا جیکوں بعد اچ پاک صاف کر کے سنسکرت داناں ڈتا گیا۔ لیکن بدھاں نے ایں زبان کوں ورتن دی بجائے پالی زبان کوں کھنڈایا جیندا نتیجہ اے نکھتھا کہ سنسکرت بہوں گھٹ تے تھولے جہیں طبقے وچ بولی ویندی رہی۔ جینیوں جو عتیق فکری نے لکھے :

بودھوں کے دور عروج میں ( ہم نے اس بات کو ثابت کیا ہے ) سنسکرت اس وقت تک ایک مردہ زبان تھی اور چند برہمن مذہبی رسوم وغیرہ میں اسکا استعمال کرتے تھے مگر اس کا جرم تھا اور بڑی سخت سزا دی جاتی تھی سارے ہندوستان میں علمی طور پر تو پالی کا چرچا تھا جو ویدک زبان سے کسی صورت میں قدیم نہیں تھی یا پھر یہاں کی دیہی زبان تھی جو گدھ سے لیکر سندھ اور ملتان کے علاقے کی زبان پر مبنی تھی اس کی سب سے بڑی شہادت یہ ہے کہ ملتان ۲۰۰۰ ق م میں اپنی عظمت کے لحاظ سے تمام جنوبی ہند اور وسط ہند کا ایک لحاظ سے کعبہ تھا \_\_\_\_\_ اور جب ہم ٹکسلا اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں بہت بڑے آشرم اور پاٹ شالے اور درسگاہیں قبل مسیح کی موجود



پاتے ہیں تو پھر ہمیں اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ ملتان شروع ہی سے قدیم قوموں کا دینی مرکز رہا ہے " (صفحہ ۸۱-۸۰)

سکرت نے ویدک کنوں نہیں بلکہ مقامی زبانوں کنوں فیض پاتا ، دخت گزرن نال سکرت اتے پالی زبانوں تان مک سنیاں ( سکرت آریاواں دے نال لگی اتے پالی بدھاں نال ) پر دراوڑاں کنوں پہلاں دی بولی وئجن آلی عوامی زبان " سرائیکی " اچ وی وڈی ج دھج پئی ہے ۔

میں سجاد حیدر دے حوالے نال اتے لکھ چکاں کہ سرائیکی زبان پسچی یا پیشچی گروہ نال تعلق رکھیندی ہے ۔ لسانیات دے مہندرے محقق اتے گندھارا ریسرچ پراجیکٹ سنٹر سوات دے ڈائریکٹر سسین پرویش شاہین ہک جاتے لکھدن :

"میری تحقیق کے مطابق سرائیکی زبان خضراب کے پہاڑوں سے لیکر دکن تک پھیلی ہوئی تھی اور یہ پیشچی خاندان کی زندہ و تابندہ باقیات میں سے ہے ۔ اسی پیشچی خاندان کو آج کل یار لوگوں نے دردی کا نام دیا ہے جس کو کبھی یہ اپنی لا علمی کی وجہ سے آریائی ، ہند آریائی اور کبھی کیا اور کبھی سنیا کہتے ہیں میں نے اسے دراوڑی گروپ کی زبان سمجھ کر کام کیا ہے اور کر رہا ہوں "

میڈے خیال موجب اے پدہک ہزار سالوں توں وی زیادہ پرانے ہن ۔ انہاں پداں دی پرکھ پڑچول زیادہ ڈٹکھائی اچ کیتی وئجے تان پتہ لگدے کہ اے پد اپنے اندر سرائیکی زبان دا اور سمل تے خزانوں گھدی وڈن جھری ہزاروں سالوں دا پندھ کر کے آندا پئے اتے اچ وی سرائیکی زبان وچ استعمال تھیندے پر اچ دی زبان اچ زیادہ صاف ، مانجھیا ہونیا چمکدار تھی گئے ۔ زبان اچ اے بدی کنی حریانی آلی گالھ کائیں ۔

نیپال دے علاقے توں ملن آلے اے پد جہڑے بنگال توں بھوندے ہوئے وادی سندھ تئیں وئجن سرائیکی زبان دی او شکل ہن جھڑی موجودہ سندھی زبان دے جنم کنوں پہلے کوہستان نمک وچ موجود ہئی کوہستان نمک بدھاں وا تہذیبی مرکز ہئی جتھاں پالی بولی ویندی ہئی ۔ اچ اسل انہاں پداں دا مطالعہ ایں لنگوں کریندے پئے ہیں کہ انہاں دی زبان دے حوالے نال قدیم سرائیکی زبان دیاں نشائیاں نشابر تھیں سگن ۔ میں پداں اچ موجود سرائیکی لفظاں ، ترکیباں اتے اکھاٹاں کوں اچھاں لکھد پیاں کجھ لفظ اے ہن :

دکیر ( رکھ ) - تند ( تندر ) کاڑے کاس - ایکوے بکوا/ایکو ( چکڑ ) - ہاٹے  
 واٹ - مابھیں ( منجھ - درمیان ) - گھڑولی - نمبر ( نمبر - بے خوف ) - ( مرولی )  
 دمبرو ( - نئی نئی ( نت نت ) کنٹھا - سچی ( سچ ) - چت - پریم - بھاگا - رانی ( راتیں )  
 ( - تندالو ( تندالو ) - موکل - سنے - گل پاس ( گل پھاسی ) - من - دوشے ( ڈوسن )  
 ( - پوتھی ، موڑھا ( مورکھ ) - باڑی ( واڑی ) - سونا - رپا - یاہمن - تل -  
 انت - گھاٹ - نائک - اندھاری - رنگ - کھالا ( چھوٹی نہر ) آس - کوٹھا - ویواہ ( ویاد ) -  
 ادھوراتی ( ادھ راتیں ) - پار اوارے ( پار اروار )

افعال و مصادر :- پانٹھا ( پیٹھا ) - دیتھا ( ڈٹھا ) - جاگئی ( جاگی ) سمالو ( سمالی ) - گھڑولی  
 ( گھڑی ) چاپیو / چا پی ( چائے ڈیون توں ) - بھاجی ( بھجی ) - جلی آ ( جلی ) پھوٹلا ( پھٹن توں )  
 ( ویکن توں )

## اکھان

۱۔ ہک سرائیکی اکھان ہے - ” ددھی ٹھنیں ٹھنیں پوندی (ترجمہ :- دوبا ہوا تھنوں  
 میں واپس نہیں جاتا) جیندا مطلب انگریزی دی این کماوت دچ ہے ” Once Done  
 can not be ..ndone“ پد نمبر ۲۳ دا ہک مصرع ہے ، دوبا ہوا بنیے سمالی ،  
 ترجمہ - دوبا ہوا دودھ کیا تھنوں میں داخل ہو سکتا ہے ؟ اینویں نظر آندے کہ پالی زبان  
 اچ اے پرانی کماوت ورتی ویندی رہی ہے اتے اچ سرائیکی دچ موجود ہے پد دے  
 مصرعے دچ دودھو ، دا لفظ اچ دی بالاں نال الاون اچ مانواں ورتیندن - اتے سمالی  
 ( سمالی ) دے معنے ہن داخل تھنوں ، آون -

۲۔ ہک بیا سرائیکی اکھان ہے ” چور کوں آہدے چوری کر - سادھ کوں آہدے  
 بھنی ویندی “ ( ترجمہ - چور سے کتا ہے چوری کر - مالک سے کتا ہے لوٹے جا رہا  
 ہے ) سرائیکی دچ چور دا الٹ ( متضاد ) سادھ ہے - پد نمبر ۲۳ دا ہک مصرع ہے ،  
 جو چور سوہی سادھی ، ترجمہ - جو چور ہے وہی ایماندار ہے ) این مصرعے دچ چور تے  
 سادھ ڈونیں الٹ لفظ ورتے گن - سرائیکی دچ دی سادھ دے معنی شریف النفس تے



ایماندار دے ہن

۳۔ بک سرائیکی اکھان ہے

یاراں دی بھاء بھتاراں / بھتاری تے

(ترجمہ - اپنوں / آشناؤں کا غصہ غیروں پر)

پد نمبر ۲۰ بھتاری دا لفظ ایں استعمال تھئے

ع - ہووے زراشی کھمن بھتاری (ترجمہ - مجھے خواہش نہیں خالی ذہن میرا شوہر

ہے) جیکر سرائیکی اکھان اچ بھتاری دے معنی شوہر یا خاوند دے گھدے ونجے

ایکوں -----، سمجھیا ونجے (پہاکا -- عورت دا بنایا ہویا طنزیہ اکھان ہوندے) تاں

ایندے معنی ہوسن

(ترجمہ -- آشناؤں کا غصہ خاوند پر) یعنی یاراں دی کاوڑ نپے تے، ایں طرحاں اے

پہاکا کیڈا با معنی ویندے -

سرائیکی اکھان ہے ”سیہ کنوں نمھیں ڈریا پیہ کنوں ڈر گیاں“

(ترجمہ -- شیر سے نہیں ڈرا چغل خور سے ڈر گیا ہوں)

پد نمبر ۲۳ اچ سیہ، دا لفظ ایں استعمال تھئے

ع - نئی نئی سیالا سیہ سم جو جھئی

(ترجمہ -- بار بار گیدڑ شیر سے لڑتا ہے)

اے لفظ اچ وی سرائیکی اکھان دے ذریعے سرائیکی وچ موجود ہے

## مشترک مصرعے

- پداں دے مصرعے
- نزدیکی سرانگی ترجمہ
- ۱۔ جا ایتھو چاہم سوا ایتھو ناہی (جو میں یہاں چاہتی ہوں وہ نہیں ہے) ۲۰ جو ایتھوں چاہم سوا ایتھوں ناہی
  - ۲۔ جوتی شو جام مرن بی توتی شو (جیسے جنم ہوتا ہے ویسے موت بھی) ۲۲ جیویں جو جم، مرن وی اوباشے
  - ۳۔ جیونے موکیلے ناہی بٹے شو (جیسے اور مرنے میں فرق نہیں) ۲۲ جیون تے موئے ناہی فرق
  - ۴۔ جامے کام کی کام جام (جنم کام سے، کام جنم سے) ۲۲ جم کم نال، کم جم نال
  - ۵۔ جو ایتھو بوجھتی شو ایتھو بودھ (یہاں جس نے سمجھ لیا وہ بدھا ہے) ۲۷ جیں ایتھوں بجھی سوا ایتھوں بدھ
  - ۶۔ جو چو سز ہی سادھی (جو چور ہے وہی ایماندار ہے) ۲۳ جو چور سوا اوہو سادھ

## کتابیات

- ۱۔ اردو زبان کی قدیم تاریخ (عین الحق فرید کوئی) ۱۹۷۹
- ۲۔ العتیق العتیق (علامہ عتیق فکری) ۱۹۷۱
- ۳۔ پراچین اردو (سید شبیر علی کاظمی) ۱۹۸۳
- ۴۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک وہند (پنجاب یونیورسٹی)
- ۵۔ داستان زبان اردو (ڈاکٹر شوکت سبزواری) ۱۹۸۷
- ۶۔ سہ ماہی ادبیات شمارہ ۱۰ تا ۱۲ - ۱۹۹۰
- ۷۔ لغت ہندی اردو (راجہ راجیسور راؤ اصغر) ۱۹۳۹



## خواجہ غلام فرید تے تصوف

ڈاکٹر سلیم ملک

خواجہ غلام فرید دی ساری حیاتی تصوف دے رنگ ایچ رنگی ہوئی ہئی۔ آپ سلسلہ چشتیہ دے بالکل بزرگ ہن تے آپ دی وجہ توں انویس صدی ایچ بہاول پور دا علاقہ چشتیہ سلسلے دی قیادت کریندا ہویا نظر آندے۔

خواجہ غلام فرید دی چوتھی پشت ایچ قاضی محمد عاقل، قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی دے ہتھ تے بیعت کیتی ہئی تے چشتیہ سلسلے ایچ شریک تھئے ہن تے ایں طرحاں آپ دے خاندان ایچ چشتیہ سلسلے دی گدی شروع تھئی۔ آپ دے ڈاڈا خواجہ احمد علی آپڑیں وقت دے اتنے وڈے عالم ہن جو حضرت محمد سلیمان تونسوی وی انہاں تو فیض پاتا ہا۔ آپ دے والد مولانا خدا بخش ظاہری علم تے باطنی اسرار دے شناور ہن۔ آپ دے وڈے بھرا دا ناں حضرت فخر جہاں دہلوی دے ناں تے فخر الدین تے آپ دا ناں حضرت بابا فرید شکر گنج دے ناں تے غلام فرید رکھیا گیا۔ ایں طرح خواجہ غلام فرید دانبسی سلسلہ حضرت عمر فاروق توں شروع تھیندے تے کئی وڈیں عالمیں تے مشہور صوفیوں توں ترپدا ہویا آپ تائیں پجدے۔

خواجہ غلام فرید ہک خاص مذہبی ماحول ایچ اکھ کھولی ہئی۔ آپ کوں سبھ توں پہلے کلام پاک حفظ کرایا گیا۔ اجن آپ دی عمر اٹھ سال ہئی جو آپ دے والد رضا تھی گئے تے وڈے بھرا گدی سنبھالی۔ بھرا آپ دی تربیت وڈی فکر تے سمجھ نال کیتی۔ عربی، فارسی دا علم سکھایا گیا تے صوفیا دے وظائف ازبر کرائے گئے۔ نواب بہاول پور دی فرمائش تے آپ دی باقی تربیت شاہی محل ایچ تھئی۔ تیرہ سال دی عمر ایچ وڈے بھرا دے حمت تے بیعت کیتونے۔ سولہ سال دے تھئے ناں ظاہری علوم سکھ چکے ہن تے دل باطنی علوم دا سلسلہ شروع تھی گیا۔ صوفیاء دے چلے کٹن پئے گئے تے سلوک دیاں منزلان مارن پئے گئے۔ اجن خواجہ غلام فرید دی عمر ستاویں سال ہئی جو انہاں دے وڈے بھرا تے پیر مرشد خواجہ فخر الدین وی رضا تھی گئے تے عین جوانی ایچ آپ پیری مریدی دی گدی تے بیٹھے۔

خواجہ غلام فرید کوں عبادت تے ریاضت دا وڈا شوق ہا۔ دنیا دا شور تے ہنگامہ تے ملن جلن آلیں دا آونج

انہاں دی عبادت تے وظائف اچ وڈا خلل پیندا ہا۔ آپ نے ایندا اے حل سوچیا جو روہی اچ چلے گئے۔ اتھاں ہک گروہ تیار کراونے تے اتھاں آپڑیں چلیں تے ریاضتیں وچ مصروف تھی گئے تے اتھاں زندگی دے اٹھاراں سل گزار ڈٹوئے۔ خواجہ غلام فرید دے سوانح نگار کتے اے سوچن دی گالہ اے جو جیر مہا بندہ نواب بہاول پور دے شاہی محل اچ شہزادیں آنگوں پلپاہا لوں روہی دے برہیاں اچ اٹھاراں سل کیوں گزارے۔ اتھاں خواجہ غلام فرید گوتم بدھ آلی کار نظر آندن کہ او وی شاہی محل اچ پلپاہا پر حقیقت دی گول اچ برہیاں اچ نکل گیا ہا۔

صوفیاء دے چشتیہ سلسلے اچ موسیقی کوں ناپسند نی کیتا گیا۔ بلکہ ایس توں بندے دا تزکیہ کرن داکم گھن دے ہن۔ خواجہ غلام فرید وی ہن سلسلے نال تعلق رکھیندے ہن۔ ہن واسطے قوالی دی محفل بمیندے ہن تے وڈی توجہ نال قوالی سز دے ہن۔ ایس محفل اچ کہیں کوں اے مجال نہ ہئی جو کوئی بے ادبی یا گستاخی کرے ہا۔ کوئی چھچھورا پن یا چھوکرانویں نہ کر سکدا ہا۔ سب ادب آداب نال بہہ تے قوالی سز دے ہن۔ خواجہ فرید آپڑاں ہک قوال رکھیا ہا۔ اوندناں برکت ہا۔ اونکوں کئی شاعریں دا اردو فارسی دا کلام یاد کرایا ہویا ہانے۔ آپ کوں موسیقی تے خود وی اتنا کمال ہا جو آپڑیاں کافیاں خاص خاص طرزیں اچ لکھدے ہن۔ جیس ویلے کوئی کافی پوری لکھ گھنڈے ہن تاں ایندا سرتال برکت کوں سمجھیندے ہن تے دل برکت گاندا ہاتے آپ سن سن تے محفوظ تھیندے ہن تے موسیقی کوں صوفیاء کتے روح دی غذا آہدے ہن۔ آپ دے اے ارشادات آپ دے ملفوظات اچ پاتے ویندن۔

خواجہ غلام فرید دے ملفوظات کوں انہاں دے ہک عقیدت مند مولوی رکن الدین کٹھا کیتا ہاتے انہاں کوں فارسی زبان اچ مرتب کرتے ”مقابیس المجالس“ داناں ڈتا ہا۔ ایندا اردو اچ کپتان واحد بخش سیال نے ترجمہ کتے۔ جیر مہا کئی سال پہلوں چھپ تے پڑھن آلیں دے ہتھیں اچ آگئے۔ خواجہ غلام فرید فارسی زبان اچ ہک رسالہ ”فوائد فریدیہ“ دے ناں نال لکھیا ہا۔ ایندے وچ عقیدے تے عمل دیاں گالھیں کیتیاں گن۔ خواجہ صاحب اردو وچ وی شاعری کیتی ہئی۔ انہاں دا اردو دا دیوان چھپ گئے تے آپ سرانیکی دے مہاندے شاعر ہن۔ حتی گالہ اے ہے جو سرانیکی کوں چار چودھار مشہور کرن اچ خواجہ غلام فرید دا وڈا ہتھ اے۔ بے خواجہ غلام فرید نہ ہوندے تاں سرانیکی زبان اچ تہمتیں یسیریں آنگوں در در تے پندی و دی ہودے ہا۔

خواجہ غلام فرید تصوف دے اوں مدرسے نال گنڈھے ہوئے ہن جیس کوں شیخ محی الدین ابن عربی جاری کیتا ہا۔ او وحدت الوجود دے قائل ہن تے آپڑیں شعریں اچ ایس گالہ دی تعلیم دیندے ہن جو ہر پاسے اللہ



سائیں دی ذات اے - اوں دا جلوہ اے - اوں دا حسن اے - بیا سہو کوڑا اے - انہاں دا آکھن اے ہے جو اے  
 او مسئلہ ہے جیں کون علم دے بھل بھلا اچ نی ونجانوڑاں چاہیدا - ایس کتے صحیح ذوق دی لوڑا اے - جیں کون  
 اے ذوق خداؤں مل ویندے اوں دے آگوں ہر ویلھے اللہ دی ذات رہندی اے تے اللہ دی محبت اوں وچ ایس آ  
 رہندی ہے جو ہر ویلھے مستی تے موہٹ اچ رہندے - آپ فرمیںدن:

حسن ازل تھیا فاش جیں  
 ہر ہر گھائی وادی ایمن  
 ہر ہر پتھر ہے کوہ طور

تصوف دا ہک نظریہ اے ہے جو اللہ دی مثال ہک دریا آنگوں ہے تے انسان اوندا ہک قطرہ اے - اے  
 قطرہ آپڑیں دریا توں نکھر گئے - حقیقت کل اے تے انسان اوندا ہک جزو اے - جزو آپڑیں کل توں وچھڑ گئے  
 تے ولا اوکوں ملن دی تانگ رکھیندے - جیویں قطرہ دریا توں بہر کوئی حیثیت نی رکھیندا - ایویں انسان دی جے  
 تائیں حق نال واصل نہ تھیوے او بے مہتہ تے بے تھتا رہندے - سو گالھیں دی ہک ہک گالہ اے ہے جو بندہ  
 آپڑیں آپ کون مٹاڈیوے تے ذات مطلق دا جزو بن ونجے - دل ہمیشہ دی حیاتی اوندے مقسوم اچ آسے - خواجہ  
 غلام فرید آہدن:

اصل فرید کون حاصل ہویا  
 جب ہو گیا نابود

بندہ تصوف دے دگ تے ٹر پوے تاں اوں کتے پہلی پوڑی اے آندی اے جو او آپڑیں نفس دا تزکیہ  
 کرے - آپڑیں من کون مارے - آپڑیں خواہشیں دی گچی گھٹ چھوڑے تے آپڑیں غرور دا منڑکہ بھنٹے -  
 صوفیاء آہدن جو بندہ حق تے فی سچ سکدا جے تائیں نفس دا ٹینڈا انزاں بھٹکدا ودا ہووے - جیں ویلے او محبت دی  
 راہ وچ فنا تھی ویندے ول اوکوں اللہ سوہنڑے دا قرب ملدے تے او محبوب حقیقی دا وصال پیندے

خواجہ غلام فرید انھال ملاں ملاوڑیں دے ویری ان جیرٹھے دین کون چھڑا سلام سجدے دی بار سمجھی ودن  
 - جیرٹھے مولوی در در دے ٹکڑے کٹھے کریندن - جھولییاں چاتے پندن - دین کون کھاؤن دا ذریعہ بنڑائی ودن -  
 ہک ہک گالہ تے فتوے ڈیندن - لوکیں کون اسلام توں خارج کرن دا ٹھیکہ چائی ودن تے مخلوق خدا نال حب  
 رکھن تے انہاں کون پیار نال سمجھاؤن دی بجائے ہتھ چھوڑ بنڑے ودن - مولوی کوہاڑا سڈیندن تے بندیں کون

اسلام دے کولہوں آنن دے بجائے پرے بھجاون تے منڈھ بدھی ودن - خواجہ غلام فرید ایجھے مولویں کنوں بہوں  
 مایوس ان تے وڈے افسوس نال آہدن:

ملاں نہیں کہیں کار دے  
 شیوے نہ جانن یار دے  
 سمجھن نہ بھیت اسرار دے  
 ونج کنڈ دے بھرے تھئے دلی

مکدی گالھ اے ہے جو تصوف خواجہ غلام فرید دی غذا ہئی - انہاں دا پاؤن کھانوں ہا - انہاں تصوف کوں  
 پو ڈاڈے کنوں وراثت ایچ پاتا ہا - تصوف دی فضا ایچ تربیت پاتی ہئی - پیری مریدی دی گدی تے بیٹھے تاں وی  
 تصوف دی تعلیم ڈتو نے - آپڑیں حیاتی تصوف دے رنگ ایچ رنگ ڈتو نے - آپڑیں رسالے ایچ تصوف دے  
 مسئلے ڈسیو نے تے آپڑیں شاعری ایچ تصوف دے مضمون کوں سو رنگ نال بیان کیتو نے -

## غزل

### ارشاد خامر

زبان کٹوا گھدی ہم پر قلم ڈھاون نہیں ڈتا  
 ادب دے کر بلا دا اے علم ڈھاون نہیں ڈتا  
 زخم کچے کیتی رکھیے مہی مرہم دی خواہش وچ  
 کرم دی آس رکھی ہم ستم ڈھاون نہیں ڈتا  
 خدا دی بندگی کیتی ہے میں اکھیں دی مسجد وچ  
 مگر میں دل دے کعبے توں صنم ڈھاون نہیں ڈتا  
 کئی داری گھلی ہے ساہ دی کالی اندھاری پر  
 میں بت دی کہیں وی شکلی توں زخم ڈھاون نہیں ڈتا  
 ہزاراں زلزلے آئے ہن میڈے سینے دی دھرتی وچ  
 مگر میں دل توں تیرا کئی وی غم ڈھاون نہیں ڈتا۔



## سرائیکی دے طنزیہ تے مزاحیہ ادب دا جائزہ

رحیم طلب

جڈاں سرائیکی نثر دا آغاز تھیا تاں ہولے ہولے اردو دی طرح سرائیکی نثری صنفیاں وی لکھن لگ پیاں۔ تے ایس طرح سرائیکی ادب وچ ناول، ڈرامے، انشائیے، افسانے تے طنز و مزاح دے خصوصی مضموناں دی صورت دگھرا گیا۔ سرائیکی دیاں ساریاں نثری صنفیاں اپنی اپنی نور نال ٹردیاں، سین اتے طنز و مزاح وی مختلف ادبی رسالیاں اخباراں دے ادبی ایڈیشن وچ تے کالم نگاری دی صورت ایچ اگی تے ودھاپے

سرائیکی ادب وچ پہلی باقاعدہ مزاحیہ کتاب ”کنکالیاں“ ہے ایکوں سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے 1982ء ایچ شائع کیتے۔ ایندے وچ اردو ادب دے پنج شہاریاں دا ترجمہ کیتا گئے۔ ترجمہ کرن والے ہن سئیں اسلم قریشی۔ ایس کتاب وچ اردو ادب دے میدان مزاح دے نامور ناں پطرس بخاری، امتیاز علی تاج، شوکت تھانوی، سجاد حیدر یلدرم، رشید صدیقی شامل ہن۔ ایس کتاب وچ ترجمے دے علاوہ ابن الامام شفتہ، قاسم جلال، فدائے اطہر، اسلم قریشی اتے مس پروین دے وی پنج طبع زاد انشائیے شامل ہن۔ ایس کتاب دے مرتب وی سئیں اسلم قریشی ہن

سرائیکی ادب وچ ڈوجھی کتاب ابن قیصر دی ”نک نکور“ اے۔ سئیں سجاد حیدر پرویز دی کتاب سرائیکی ادب دی مختصر تاریخ مطابق سرائیکی نثر ایچ پہلا باقاعدہ انشائیہ انگ ایچ مزاحیہ مضمون 1967ء ایچ بریگزڈر نذیر علی شاہ مرحوم دا ”اکھ پٹ کناری ڈھاندی ہی“ دے عنوان نال سہ ماہی سرائیکی بہاول پور وچ چھپیا۔ ایندے بعد سلمی قریشی دا نمبر آندے جیندا مضمون ”ڈینہ تاتے جن متا“ جولائی 1967ء ایچ سہ ماہی سرائیکی وچ چھپیا۔ اینویں سید نذیر حسین شاہ دا مضمون ”ہک گالہ کرینداں“ ماہنامہ ”اختر“ ملتان دے شمارے اگست 68ء وچ چھپیا۔

سرائیکی ادب ملتان دے رسالے نے وی عمر علی خاں بلوچ دی زیر ادارت مزاحیہ ادب دے فروغ ایچ اہم کردار ادا کیتے۔ ایس رسالے وچ ابن الامام شفتہ دا مضمون ”ادب دی حلیم“، ”ہک گڈھاں نال گالہ مہار“، ”غراڑے“، ”کھل مذاق“ ابن قیصر دا ”لاری تے ڈرائیور“، ”پڑھا کو“ انجم لاشاری دا مضمون ”نک

پروین عزیز دا ”مسکراؤ تاں سہی“ تحسین سہلوی دا ”ایڈوں اوڈوں“ جاوید ملک دا ”ماسی بختو“ فاروق آتش  
دے مضامین ”شودیاں کتاباں“ ”مشاعرہ“ ”عبدالقادور ہاؤس نمبر ۳“ ”فیاض علی سید دا“ ”شیشہ ڈھم دل دا“  
قاسم سیال دا ”چاچا الف خالی“ ظفر لاشاری دا مزاحیہ افسانہ ”نانی ٹوٹیاں والی“ ”میاں نذیر پنوار دا مضمون“  
کڈھ ناں نمونہ فقیری وچ“ ”دلشاد کلانچوی دا چسولا مضمون“ ”بڈھیا“ ”الیاس فاروقی دا“ ”لکھ تے دھڑی“  
”حاجی سیانا“ ”حبیب الحسین عباس دا“ ”ونگاں“ اتے سئیں اکرم شاد دا ڈرامے دا من بھاونہ کردار ”چاچا دینو“  
سرائیکی دے ادب وچ بہوں قابل ذکر ہن۔

مختلف رسالیاں تے اخباراں وچ کالم نگاراں نے سرائیکی مزاحیہ نثر کوں مزید طاقت تے توانائی بخشی ہے۔  
تے ادب کالم نگاری دے انگ ایچ مزید عوامی اپروچ (APPROACH) دا ادب بن گئے۔ ایہ کالم اپنی جگہ  
مزاحیہ نثر دے اعلیٰ نمونے وی ہن۔ انھاں کالماں اچوں اقبال سوکڑی دا کالم ”شرارتی شیشہ“ رسالہ ”سوچاں“  
ایچ چھپدا ہے۔ ایس طرح ع۔ ع دے سرائیکی ادب ملتان وچ کالم ”مٹھیاں چونڈھیاں“ ”عبدالسلط بھٹی دا  
کالم ”اولڑاں“ ”عباس ملک دا ”جھات“ تے انیس دین پوری دا جھوک ایچ کالم ”بٹ کڑاک“ تے ڈینہ وار  
سجاک ایچ کالم ”چوگھاں چابھال“ سرائیکی مزاحیہ ادب وچ ودھارے دا باعث بندے ہن۔

زبانان ایچ شاعری پہلے داخل تھیندی ہے تے نثر بعد ایچ۔ ایس طرح سرائیکی وچ مزاحیہ شاعری دا حصہ نثر  
توں پہلے ہے تے نثر توں زیادہ جاندار تے وزن دار وی۔ سرائیکی شاعری وچ ابتدائی مزاح دے نمونے سرائیکی  
دیاں لوک منقلاں وچ ملدن۔ مثلاً ماہیے، پئے، ڈھولے، چھلے، بگڑو، گانمن، ساون، ماکھو، ہڑاتے مورن  
جیہاں منقلاں شامل ہن۔ ملاحظہ فرماؤ سرائیکی دیاں لوک منقلاں ایچ سرائیکی دی مزاحیہ شاعری۔ مثلاً چھلے دی  
صنف ڈیہدے ہیں۔

چھلا نیلی تھکڑی  
رن بیٹھی وگڑی  
جیویں چھتی گدڑی  
پئے بڈھا بھولوں  
چھلا اولوں گھولوں  
نینگر نواں گولوں



ساون ماہوں انگ اچ مزاح ملاحظہ فرماؤ:  
 ساون ماہوں ساون ماہوں لڑھکے آئے آک  
 چا گھناہیں ڈاٹری تے کپ گھناہیں تک  
 ساون ساہوں ساون ماہوں لڑھکے آئے وگے  
 بڈھڑا بڈھڑا یار دھڑو سے در تے بیٹھا کھکے  
 ہک بیا مزاحیہ لوک گیت ملاحظہ تھیوے  
 کھو تیدے تے گھڑا بھرن آئیاں میگوں ڈیڈر ماری لت اے  
 چولی تھی میڈی لیر کتیراں اتے سینہ رتو رت اے

ابو کے جدید شاعری دے دور اچ وی مزاحیہ شاعری جدید شاعری دے نال نال پئی ٹردی ہے۔ ایس شاعری  
 وچ قدیم تے جدید روایاں تے خصوصاً احوال دیاں انسانی اوکھائیاں تے مسئلیاں کوں مزاحیہ رنگ اچ ایس طرح پیش  
 کیتا گئے جو غم اچ بڈیا انسان وی ایہ شاعری سن تے لکھتے کتے کھل پوندے۔ مثلاً نصر اللہ خان ناصر دی نظم  
 ”پڑاری“، مختار مست دی نظم ”میڈی ڈال“، دلنور نور پوری دیاں نظمیں ”ڈو جھی شادی“ اتے ”رن مرید“  
 ’موجی دی نظم ”پیہ“، حسین بخش نادم مبارک پوری دی نظم ”داجل دی کنی“، حافظ عبد الکرم دلشاہ، اتے  
 خرم بہاول پوری دیاں نظمیں ”بڈھیا“، غلام دائری دی نظم ”منڈی گھوڑی“، مخدوم محمد رفیع شاہ شافل  
 صدیقی دی نظم ”معاشرہ“، رفیق ساحل دی نظم ”بس ڈرائیور“ اتے فقیر بخش ششی دا انگریزی آمیز سرائیکی کلام  
 سرائیکی مزاحیہ شاعری دے عمدہ نمونے ہن۔

ایویں بالکل احوال دی مزاحیہ شاعری وچ غلام سرور بے روزگار دی نظم ”بدھواتے چری ڈھڈھ شریف“  
 ’محمد اکرم شاد قریشی دی نظم ”ڈاکٹریا ڈاکو“، محمد قاسم شوکت بھٹی دے مزاحیہ کتابچے ”بھاڑی پتر“، فلم دی  
 شوقین، فیشی مورت“ اتے منظور احمد شوق اپوی دی نظم ”ڈال دے گن“ بہوں مشہور نظمیں ہن۔  
 ملاحظہ فرماؤ دلنور دی نظم ”ڈو جھی شادی دا ہک بندہ“

جیکر ڈو جھی رن پر تیسس  
 جو دم جیس اوکھا تھیسس  
 رن کنوں روز کیس  
 کٹ کٹ ڈسن پسلیاں بھن  
 نہ پر نیمس ڈو جھی رن

پنار احمد مست دی نظم ”میڈی ڈال“ دایک خوبصورت کلرا ملاحظہ فرماؤ۔

ہیں ڈی توں جو روز رسدیں ، مست کڈاہیں رست  
آپ تاں پیندے پو لے چل تیکوں پویندے کھسے  
آندیں تاں گھر آ ونج نٹاں پے نیں ڈمہر پے  
حسین علی شاہ حسرت مرحوم دیاں مختلف نظماں دے چند شعر ملاحظہ فرماؤ:

شاعری کا کا رل گئی ہے اکیوں آ گن ازلوں رولے  
شاعری دے نی لگدے ٹکے ہن مل مہانگے چھولے  
قلم دوات جے ہتھ نہ آوے گولوں اسلاں کولے  
کاغذ دی جتھ قلت ہووے موندھے کروں چا پو لے  
وڈی پچھیلا پڑ کولوں اپنا حال سناویں ہا  
کیٹرے کیٹرے تیکوں کھاندن کہیں دا ناں تاں جاویں ہا  
کئی وت بھولے بغلول جے شاعر ودے گاندن لولیاں چھنے  
جتھاں کہیں دی شادی تھیوے زوریں ونجوں بھنے  
ساری رات لبار ماروں تے ڈینہ کوں ملن گئے

رحیم طلب دی نظم ”شادی دا مرناں“ پیش خدمت ہے۔

چالیہ گز دا گھگرا پاوے	ہے کپڑیاں دا تروڑا	لمبی تاں میں پر نیندانی
اجن دی تھیوے سوڑا		
اچی جاتوں شے نہ چاوے	ایہ ہے اریر مرڑا	مندری تاں پر نیندانی
ہتھوں پے نل لاوے جھیر		
جے ستی کوں جگاؤ چا	ہے سوے دا بن	کالی میں پر نیندانی
اٹھی باھوے تاں جن		



گی میں پر نیندانی

ہل جنڑے اے گلے

تولوں وانگن ڈند کڈھے

بھولوں وانگوں تگے

میں پر نیساں سانولی

سدا بہار ہے رنگ جیندا

ہر موسم نال ہے جوڑ جوڑ

مزا آسی گڈ گزری دا

مندا ہاں یا چنگا ہاں

بس کنوارا ای میں چنگا ہاں

دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ دے غلام دائری دی نظم ”منڈی گھوڑی“ 1950ء ایچ ماہنامہ پنچند ایچ چھپی ہا

پیر مرید حسین کبیر بخشی منڈی گھوڑی ہے

ڈند کریتے ، ہنجوں ویٹے واہ استادان ٹوری ہے

گھوڑی دیاں کیا صفتاں لکھاں ، واگ نپاں تاں لندن سکاں

اگوں چھکاں پچھوں دھکاں رات تھی گھر توئیں ہے

چٹانا ہس کنڈ دے اتے ، پلی ہے کھیر کھنڈ دے اتے

زور ڈیندی ہئی منڈ دے اتے ، تھی ایہ ڈنگی ڈوڑی اے

منشی حسین بخش خاں نادم مبارک پوری مرحوم پورے وسیب ایچ مزاح گو مشہور ہن۔ انہاں جتنی

شاعری کہتی ہے۔ طنزیہ تے مزاحیہ شاعری کہتی ہے۔ ”داجل دی کنی“ انہاں دی شہرہ آفاق نظم ہے۔ چند

ایں وقت تئیں دلنور نور پوری دی کوششاں نال دلنور جیلی کیشنرز دے زیر اہتمام کئی ایڈیشن چھپ چکن۔ ایہ

اج ساکوں بہود آبادی دے موضوع کوں مزید مؤثر بناون وچ معاونت کریندی ہے۔ نظم دے ڈوں مختلف

ملاحظہ ہوون۔

اوداجل دی کنی تباخیں دا تھالے

ذرا گن تاں سہی توں سختی دی ماری

اے بیکو تے وادھاتے کرماں لباری

کریمین ، رحمن تے پیرن تقاری

بے چوکے جنڑیسیں توں گدرے تے کالے

اے لالوتے کالو ، ماکھوتے یاری

شریفا ، مریدا تے فریدا ہزاری

اے بنوتے مملاتے پینہ تے پاری

ایں کھن، سہل تے شرمیں سہاری  
بھیں کتے گھل پئی ہے اندھی اندھاری

عزیزاں جمیلاں تے رشیداں پیاری  
میڈے کتے جن ہن تیڈے کتے بالے  
او داہل دی کئی تباہیں دا تھا لے

بے چوکھے جنٹریسیں توں گدرے تے کالے

کوئی چولا پنکاتے کوئی ٹیسک کوں پئے

کوئی چلہ پیا پٹیندے کوئی کئی کوں چئے

کنہاں وان کپیا کنہاں بھنی کھئے

ودن منجھوں ننگے سارے گھنو گھئے

بگھیندا وداں جھڑھے پئے گن جنجالے

میڈی ابے اماں ڈاڈے دی مجالے

او داہل دی کئی تباہیں دا تھا لے

بے چوکھے جنٹریسیں توں گدرے تے کالے

فقیر بخش ششی ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ دے واسی ہن۔ انھاں دے کلام اچ مزاح دا عنصر انتہائی  
ہولا ہئی۔ انھاں دیاں مزاحیہ نظمیں اچ کتھائیں کتھائیں انگریزی لفظ وی اینویں فٹ ہن جیویں مندری اچ تھیوا  
ششی دیاں نظمیں دے شعر ملاحظہ فرماؤ۔ پہلے غزل دے کجھ شعر:

تیڈے حسن دی ڈیکھ تے لائٹ

میڈی پریم دی گذری نائٹ

آل نائٹ میں خواب پئے ڈٹھم

ہونٹھ غلابی تے رخ ہا وائٹ

☆☆☆☆☆☆

کیا تھی پیا جو کر گئیں اینڈ

میں نی محلدا تیکوں فرینڈ



ہائی گاڑ میں روندنا رہنداں  
میں ڈو اپنا فوٹو سینڈ



رووے بیٹھی بلبل کالی  
میکوں مارے باغ دے مالی  
کیہڑا ایہو وسو لاٹھی  
کیوں وو گوناگون گپائی  
ایندے سروچ ماری لاٹھی

خرم بہاول پوری وی وڈے مزاح گو شاعر ہن - انہاں دی مزاح اعلیٰ درجے دی ہئی:

ہے ہے بڑھیا آگیا  
تن من سبھو کھلا گیا  
ڈندوی رہ گئی نہ ذات ہے  
واہ حیات تھی گیا وات ہے  
غوں غوں کھلدی بات ہے  
کھنگ کھنگ تے سرچکرا گیا  
ہے ہے بڑھیا آگیا

سرائیکی دے صدارتی ایوارڈ یافتہ بزرگ شاعر مرحوم جانباز جتوئی دی شاعری وچ وی مزاحیہ شاعری دے نمونے ملدن - پر انہاں دی نظم ”جھلار“ سرائیکی وسیب اچ مشہور ہے تے ضرب المثل بن گئی ہے - ملاحظہ فرماؤ  
ہک بند:

بیر چٹ ہے نساں چٹ اے  
تے لوٹیاں سودھی جھلار چٹ اے  
ایں فانی جگ وچ وفانی لہبدا  
حیا جو گولو حیا نی لہبدا  
حقیقی دارالشفانہ لہبدا  
دوا جو گولو دوا نی لہبدا  
حکیم چٹ اے بیمار چٹ اے  
تے لوٹیاں سودھی جھلار چٹ اے  
موجی دی نظم ”پیہ“ دولت دی صحیح صحیح عکاسی کریندی ہے - ڈوں بند ملاحظہ تھیون  
سب کچھ کر ڈ کھیندی پیہ  
مان کول مان ودھیندی پیہ  
بھڑھے ہن صندوقاں ڈٹ  
رات دے پوندن آنے پٹ  
تارے پیا گنڑویندی پیہ  
سب کچھ کر ڈ کھیندی پیہ

پیہ ہے انسان دی شان  
 پیہے نال سڈیندے خان  
 بڈھڑیاں کوں پر نیندی پیہ  
 سب کجھ کر ڈکھلیندی پیہ  
 شاہد شاہ شاہد دی نظم ”سانولی دا حلوه“ چسولی نظم ہے:

راتیں حلوه پکائے سانولی  
 سارے گھر کوں رنجائے سانولی  
 کیتا ملواں چا حلوه ہضم  
 بال روندے پٹیندے گئے سم  
 بکھا پئے کوں سمائے سانولی  
 سارے گھر کوں رنجائے سانولی  
 بیٹھی کیتی ہاں سنگی صبر  
 شالا تھیوے ملاں دی قبر  
 جنیں تیکوں رووائے سانولی  
 سارے گھر کوں رنجائے سانولی  
 کرے شاہد ایہ مولا کریم  
 مرے ملاں کھانوں یتیم  
 جہڑ حلوه پکائے سانولی  
 سارے گھر کوں رنجائے سانولی

مکدی گالھ جو سرائیکی ادب وچ سرائیکی نثر لکھیندی تے شاعری تھیندی پئی ہے پر اپنی اشاعتی رفتار  
 بالکل مٹھی ہے جیکوں تیز ہونا چاہیدا ہے



بشیر احمد بھائی

اکھان آکھن مصدر کنوں نکلتے۔ ایندا لفظی معنی ہے ”آکھی ہوئی گالھ“ اصطلاحی معنیاں وچ اکھان اوں قول قوں آکھیا ویندے، ہر اکھیں سیانے دے مونہوں ایجے موقعے تے نکلے جڈاں جو کہو مے عمل دا کہو جیہاں نتیجہ ظاہر تھیندا ہووے۔

انسان کوں حیاتی دے ہر موڑ تے تجربے حاصل تھیندن۔ انھاں وچوں کچھ تجربات دا تعلق اوندی ذاتی تے کلہی حیاتی نال ہوندے تے کچھ تجربے انسان دی اجتماعی تے ویسی زندگی نال تعلق رکھیندن۔ ایہ اجتماعی تجربے دراصل اکھان دے بن دا سبب بندن۔ اکھان انسانی حیاتی دے تجربات کوں مختصر تے تھوڑے لفظاں وچ ظاہر کریندن۔ ڈوجھے معنیاں وچ ایہ آکھیا ونج سگدے جو اکھان وچ انسانی تجربات تے مشاہدیاں کوں مرکزی حیثیت حاصل ہوندی اے۔ ایہ انسانی تجربہ تے سوچ ای ہے، ہرٹی جو اکھان کوں فلسفے والے پاسے گھن ویندی ہے۔ کیوں جو اکھان وچ ہک عام جہی گالھ تے سادہ جہی حکمت بہوں وڈے فلسفے دا درجہ رکھیندی اے۔

اکھان دا ہک دلچسپ پہلو ایہ وی ہے جو ایہ ابلاغ دا سبب کنوں ودھ موثر ذریعہ ہوندن۔ بعضے ویلے کوئی گالھ، ہرٹی جو گھنٹے ڈوں گھنٹے بولن نال وی سمجھائی نی ونج سگدی۔ اکھان دی صرف ہک نکلے جملے نال پوری طرحاں سمجھ آ ویندی ہے۔ اکھان وچ حیاتی دے بارے وچ ہک سوچ ہوندی اے تے ایہ مفہوم دے اعتبار نال اپنی ذات وچ مکمل ہوندی اے۔

اکھان دنیا دیاں زبانان وچ موجود ہوندن۔ جنھاں کنوں کہیں علاقے، قوم یا وسیب دے رہن سہن، سیرمہپ، سچائی، زبان دی مزاج، موسماں تے رتاں دی تبدیلی نال پوون والے اثرات، فصلاں تے میلیاں، ٹھیلیاں دا حال، فارغ وقت دے شغل تے حیاتی دیاں دلچسپیاں دا پتہ لگدے۔ اکھان کنوں تریمتیں دے مونہوں کتیاں گھربار دیاں گالھیں، حیاتی دے ڈکھ سکھ اچ جھک تے چنگائی مندائی، زناوریں دیاں عادات، مردیں تے تریمتیں دیاں ذاتی خصوصیتیاں، رسماں، ریتاں، عادات، مزاج، اخلاقی قدرداں، تخلیقی صلاحیتاں، دہانے ویلے دی تاریخ، بزرگاں دے تجربے تے دناواں دی عقلمندی دا علم تھیندے۔ ایندے علاوہ اکھان آون والے وقتاں کتے

دعوتِ شہادت تے چنگیاں صلاحیں دی خبر وی ڈیندن۔ کجھ اکھان بھانویں جو مذہب دے راہیں کہیں زبان وچ آندن  
دل وی انھال وچ اوں وسیب دا ثقافتی رنگ غالب رہندے۔

کہیں وی زبان وچ اکھان دی اہمیت کنوں انکار فی کیتا وچ کیئدا۔ ہر زبان دے ادب وچ سب کنوں اہم  
چیزاں اوں زبان دے اکھان ہوندن۔ جہڑے جو لوں قوم دی دانش تے حکمت دا منظر تے تہذیب، ثقافت تے  
معاشرت دا جیندا جاگدا ثبوت ہوندن۔ صدیاں دے رہن سہن تے حاوی ہون دے پاروں اکھان کہیں قوم دی  
زبان دا قدیم ترین نمونہ وی ہوندن کیوں جو انھال دے اندر بزرگاں دے تجربیاں تے دانش وراں دی فکری جلوہ  
نی پئی ڈکھیندی ہوندی بلکہ الفاظ تے اسلوب وی محفوظ تھی تے نسل در نسل جاری تے ساری رہندن۔ ایندے  
علاوہ عقل تے علم حاصل کرن کتے، سوچ سمجھ دیاں گالھیں دے سچان کرن کتے، بھولے آدمی کوں سیانا تے  
سیانے کوں صاحبِ حکمت بناون کتے انسان اپنی روز ڈیہاڑی دی بول چال وچ اکھان کوں بہوں زیادہ ورتیندے۔  
کیوں جو انھال وچ حکمت تے سینھپ لکی ہوئی ہوندی اے۔ اکھان ظاہری طور تے تاں ہک نکی جی گالھ ہوندی  
اے پر ایندے معنی وڈے ڈونگھے تے رمز بھرے ہوندن۔

لکھن تے بولن وچ اکھان تے محاورے دا صحیح موقع تے ورتاواں زبان کوں سنگار تے سوہنا، پر لطف  
تے مزیدار بنا ڈیندے تے سنن والے دے ذہن تے گوڑھا اثر پوندے۔ اکھان نال سنگری پھنگری لکھت تے گالھ  
مہاڑ اعلیٰ زبان دانی تے اعلیٰ انشا پردازی دا ہک بہوں سوہنا نمونہ ہوندے۔ کیوں جو جہڑی فصاحت تے بلاغت  
کہیں زبان دے اکھان وچ پاتی ویندی اے او کہیں بئی بول چال وچ نہیں بھدی۔ سرائیکی اکھان بعضے ویلے تاں  
ہک نکے جھیلے دی شکل وچ ہوندن پر ڈھیر سارے اکھان ایجے وی ہن جنھال وچ شعری آہنگ پاتا ویندے یا  
اوپنی ذات وچ ہک مکمل شعر ہوندن۔

سئیں! دنیا وچ اہجائ کوئی وی انسان کوئی جیندی کجھ جنھال لوکل نال سنگ سکوت نہ ہووے۔ اس  
سنگ سکوت تے رشتہ داریاں دے حوالے نال کجھ اکھان ملاحظہ فرماؤ۔

☆ بھرا بھراویں دے، چچر کانویں دے ☆ بوا محترجی ہکا، لوک پرایا پھکا

☆ مادھی آپ و آپ، بوا محترجی ہکا ذات

☆ اپنے مارتے چھاں تے سٹن، اوپرے مارتے دھپ تے سٹن ☆ رت کوں اسیں تھیندی اے

☆ اپنا اپنا ہوندے غیر دا کیا وساہ؟ ☆ پتر اتویں، ڈکھ پچھو نہیں



ایہ ج اے جو بندہ ہر گالہ وچ اپنے عکس تے لکھیں کون فیراں دے مقابلے وچ ہمیش اہیت ایدے پر  
بھنے ویلے ایہ سنگ سکوت سکھ تے آرام ڈیون دی بجائے ڈکھ تے ارمان دا باعث دی بندی اے۔ تیں انسان  
دے مونہوں بے اختیار ایں طرحاں دے اکھان نکلسن جو:

☆ آپت ایچ کھاپت اے ☆ شریک، متھے دی سیخ، شریک لاون لیک

☆ شریک چنگے ہوندے تیں اللہ سیں آپے دی شریک بناوے با ☆ آہنیں وچ بھاء، تے اوپریں وچ ساہ

کچھ رشتے ناٹے ایچے وی ہوندن جنھاں دی آپت وچ صلح صفائی تے پیار محبت نہ ہون دے برابر  
ہوندی اے۔ ایچے رشتہ دار ہک بے کون کھوریاں اکھیں نال ڈیہدن۔ پر ایچے رشتیاں کنوں بغیر کوئی چارہ وی  
کوئی نہی۔ انھاں کتے کچھ اکھان ملاحظہ فرماؤ۔

☆ ننان، چرنے دی کان ☆ ساندھو گوانڈھی، تیں کھلے سراندی

☆ نہ کر س برائیاں، متاں لسی آہنیاں جائیاں ☆ کندھ کھاوون جالے، گھر اجاڑن سالے

☆ نونہ بنی تیں سس نہ بھاندی، سس بنی تیں نونہ نہ بھاندی

سئیں! وسیب وسییاں دے رل و سن نال بندے۔ وسییاں دے آپت دے تعلق چنگے وی ہوندن تے  
مندے وی۔ انھاں تعلقات بارے کچھ اکھان حاضر بہن۔

☆ ہمسائے مایو جائے ☆ گند اپاڑاتے ہاں واساڑا

☆ یازاں نال بہاراں، یاراں باجھ اجاڑاں ☆ یار اوہو، جھڑاوکھے ویلے پکڑے

☆ یاری لاون سوکھا، نبھاوون اوکھا ☆ راہ پیا جانے یا واہ پیا جانے

☆ گھائی یاری، جان دا خطرہ ☆ کینے دی یاری نت دی خواری

ساڈے ملک دی معیشت دا سب توں ودھ دارومدار رڑھ رہیکی تے ہے۔ ساڈے اکھان رڑھ  
رہیکی بارے کچھ سونے سویں اصولاں کون وی نشاں کریندن۔ جیویں جو:

☆ جتی و ہیس اتی گہیس ☆ وہی باد شسی، نہ تھیوے تیں گل دی بھی

☆ رپڑ رہاوں، مغز کھپاوں ☆ تھوڑی رہاتے جھل پلا

☆ جتی ہل، اتی پھل ☆ جوں ویلی، جوں سٹے تے زور

☆ اتم کھیتی ودھن دپار، پنچ نوکری بہن خوار ☆ زمیندار، دربھ دی پاڑ

زمیندار تے رہک اپنی رٹھ رہکسی دے معاملے وچ ہمیشہ موسماں تے رتاں دے بدھل رہندن۔ پر فصل دے رہاون تے چاون دا موسم انج و انج ہوندے تے زمیندار موسماں دی تبدیلی دے اثرات کنوں پوری طرحاں باخبر رہندن۔ ایہ موسم تے رتاں رٹھ رہک کنوں علاوہ وی انسانی حیاتی تے بہوں اثر پیندن۔ موسماں بارے کجھ اکھان پیش ان۔

- ☆ آیا و ساکھ تے ودھ گئی ساکھ ☆ اہڑ کوں اکیں دا کھیروی سک ویندے
- ☆ وے پوہ تے اٹھیں ڈھو ☆ چیتروٹھا، ساون مٹھا
- ☆ وے چیتراں نہ ماوے کھیتر ☆ ساون وھاویں، کتے رہاویں، پوہ پلاویں، گھانا مول نہ چاویں
- ☆ ساون سیالا جمیا، کتے وڈا ہو، منگھر فوجاں چاڑھیاں، پوہ لڑائی ہو
- ☆ اسوں کتے ماہ نرالے، ڈینہاں دھیں، راتیں پالے

دنیا وچ کوئی وی وسیب اہجاں کوئی جتھاں امیری، غربی تے معاشی ناہمواری دا ناں نشان ای نہ ہووے۔ ایس معاشی عدم مساوات کوں نشاں کرن کتے سرائیکی زبان وچ ڈھک سارے اکھان ہن پے۔ جیویں جو:

☆ ما جنیندی پتر، بھاگ نہ ڈیندی ونڈ، کے چڑھن تازیاں، کے چھکیندے گنڈھ

- ☆ کوئی حال مست، کوئی مال مست۔ کوئی روٹی پھلکا دال مست
- ☆ ڈینہ بھلے تاں مترووی بھلے ☆ ملک ماہی دا وے، کوئی رووے تے کوئی سے
- ☆ غریب دی شالا مانہ ویاوے ☆ غریب دا کوئی بانہہ بیلے نی ہوندا
- ☆ غریب دی مڈی، ہک کھڑا، ہی تندی ☆ بھریے تھاں ول ول بھریندن
- ☆ پیسہ نہ پلے، ہار گھناں کہ چھلے ☆ پیٹ نہ پیاں روٹیاں، تے سمجھے گا لھیں کھوٹیاں
- ☆ جیندے گھردانے، اوندے کملے وی سیانے ☆ گنڈھوں خالی تے رب دے سوالی

ایس معاشی عدم مساوات دا نتیجہ ایہ نکلدے جو کجھ لوک اپنی امیری تے ڈھپ دے زور ناں آپ کنوں ہنرمیں تے کمزور لوکیں تے ظلم تے زیادتیاں کریندن۔ غریب شودے مقابلہ تاں نی کر سکدے۔ پر بے دس تھیندیں ہوئیں ٹھڈے شکارے ضرور بھریندن۔ تے انھاں دے مونہوں ایہو جے اکھان نکلدن۔



☆ ٹھلا حق ناحق بھلا مانس ☆ جیندے ہتھ ڈگوری، منجھ ہوں ٹوری  
☆ ڈاڈے نال راہدی تال کہیں من وچ شادی؟ ☆ ڈاڈے نال وپار تے ڈیندیں گھنڈیں منیں  
☆ ڈاڈے تے پھر نہ آوے، پینر میں کون لال مارے ☆ منیں چور، دگے والے دازور  
☆ ڈاڈا مارے تے روون ای نہ ڈیوے

زنائریں تے پکھیں دی انسان نال سنگت منڈھ قدیم کنوں جڑی آئی ہے۔ انسان انھال دا شکار کھیددے  
'انھال دا گوشت کھاندے۔ کچھ زنائریں دا کھیر پیندے، کچھ کنوں رٹھ رہکی داکم گھنڈے۔ کچھ زنائریں  
کنوں سواری کرن تے سمان ڈھوون داکم گھنڈے۔ تے کچھ کون اپنی حفاظت تے رکھوالی کتے پلیندے۔  
سرائیکی زبان وچ ڈھیر سارے اکھان اچے ہن جرے ظاہر تال مختلف زنائریں دے حوالے نال ان۔ پر انھال  
وچ انسان کتے علم، عقل تے نصیحت دیاں گالھیں لکیاں ہوندن۔ جیویں جو:

☆ بکری رووے جند کون، قصائی منگے مینجھ ☆ وہندے ڈاند کون لکڑنی مریندی  
☆ لیلا دھاریا ان کون، ہتھوں چرے کیاہ ☆ لڑن سانھ، پٹیجن بوٹے  
☆ بڈھی گھوڑی لال لغام ☆ مینہ کون اپنی کالون فی نظر دی  
☆ اٹھ بولے، جال دی بو کڈھے ☆ گڈھاں کون کیا سواد گلقد دا  
☆ سیانا کال وٹھ تے بہندے ☆ گنجی کبوتری مجلس وچ دیرے  
☆ اشناک چیری دھنواکھ وچ آکھنا ☆ کال کراڑ کتے تے، پت نہ آئی تے تے  
☆ بھاگا کتا منیں پناوے ☆ کتے کنوں نہ ڈر، کتے دی کتائی کنوں ڈر  
☆ پرانی لودھ وچ شالا کتا وی نہ ہووے ☆ کتا جتھ بہندے اوہو وی پچھ وتا تے بہندے  
☆ بلی کون اندھارا بھانوے ☆ بلی شینہ کون پڑھایا، شینہ بلی کون کھاون آیا  
☆ بلی کون چھچھڑیں دے خواب ☆ مکوڑیں دے گھروں مقام فی مکدا  
☆ کویلی کون چھمدن دی مار ☆ نانگیں دے بال نانگ ہوندن  
☆ ہک چمھی گندی سارا جل گندا

دنیا دی ہر زبان وچ تربیت دی زبان کون بنیادی اہمیت حاصل اے۔ اس گالھوں ما بولی کون ہی اصلی  
زبان سمجھیا ویندے۔ تربیت دی زبان کنوں ادا تھیون والے اکھان زبان دے خالص تے کھرے ہون کون ظاہر

کرن دے نال نال ترمیت دی سوچ تے سچے جذبیاں کوں وی نشا بر کریندن۔ انھاں وچ کھل، مذاق، ٹوک تے طنز دے تیر تے نشتر وی ہوندن تے انسان دیاں گھمکیاں تے عیساں کوں نشا بر کرن دے نال نال وعظ نصیحت دیاں گالھیں وی ہوندن۔ ایہو عہ اکھان پہا کے، پٹے، چٹکے، تنک بندی تے ٹوک بازی دیاں ونکیاں وچ ونڈیے وچ یگیندن۔ سرائیکی زبان وچ ایہو عہ اکھان اتنی زیادہ ہن جو انھاں دا کوئی انت شمار کوئی۔ کجھ اکھان حاضران۔

- ☆ بٹھ رنل دی دوستی، کھری جنھاں دی مت ☆ گالھیں پئی، تے دسوں گئی
- ☆ رج رج رنی، میکے نہ پنی ☆ نیڑے میکے نت خواری، گھر نہ بہندی کمرل ماری
- ☆ سنس دے من بھانی تاں کملی وی سیانی ☆ ہو چھی رن دی نتھ، کڈیں کنیں کڈیں ہتھ
- ☆ مانگنچی، ستارھاں اٹھ کنگھیں دے ☆ واہ میاں چاکری، ڈڈھ بکھا گنجی آکڑی
- ☆ بانہ پڑھی تے پھانسی چڑھی ☆ اندھے اگوں روون اکھیں دا زیان
- ☆ اچاروں وڈے نانکے، ڈکاروں وڈے اسال ☆ اٹھی آپ نہ سکے ڈوہ گوڈیاں تے
- ☆ شادی تے نال نہ نیون، آکھے میڈا ٹلی والا اٹھ ☆ موئی نی تے آکڑی پئی اے
- ☆ نک نہ ناساں ادھ وچ بہساں ☆ چٹیا پہاڑ، نکلتا چوہا

سرائیکی وچ ڈھگ سارے اکھان اچھے وی ہن جنھاں وچ کہیں وی طرحاں دی ٹوک مذاق دی گالھ اصولوں نی ہوندى بلکہ ایہ نصیحت تے چنگی مت ڈیون والیاں سنجیدہ گالھیں ہوندن۔ انھاں گالھیں تے عمل کرتے انسان اپنی حیاتی کوں نکھارتے سنوار سکدے۔ جیویں جو:

- ☆ ساہ دا وساہ کوئینی ☆ سو ونجے پر ساہ نہ ونجے
- ☆ ڈھیرالاون، قدر ونجاون ☆ ونڈ کھاتے ایمان پا
- ☆ کرجی تے کھنڈ کھیر پی ☆ تتے لوہے کوں ٹھڈے لوہے نال کھیندے
- ☆ جھڑے ون تلے بہیں، اوندى خیر منگ ☆ برے نال نہ رل، نہ تاں برائی پوسیا گل
- ☆ جیندا پندھ نہ پووناں اوندا راہ کیا پچھناں ☆ جھیرٹے رات ہووے پر وچھوڑے رات نہ ہووے
- ☆ جھکا، مول نہ کھاوے دھکا ☆ ٹھڈی ٹھڈی کھا، نہ پودی پھوکنال، کولھوں کولھوں سڈ نہ پ

سنس! ایس ساری گالھ مہاڑ کنوں ایہ پتہ لگدے جو اکھان کہیں قوم دی ثقافتی، تہذیبی، مذہبی، سماجی، اخلاقی، سیاسی، جغرافیائی تے معاشی اقدار تے رجحانات دا وی پتہ ڈیندن تے انھاں کنوں کہیں وسیب دے رہن



سن ' طرز زندگی ' ماحول ' انفرادی تے اجتماعی سوچ دا وی پتہ لگدے تے اکھان ہک عام آدمی دے تجربے کنوں پورے وسیب دا تجربہ بن ویندے۔ اکھان دی ساری رس اپنی دھرتی تے وسیب کنوں حاصل تھیندی اے۔ کہیں زبان دے اکھان پڑھ تے ساکوں اوں زبان دے بولن والیاں تے اوندی دھرتی نال پوری طرح سونہ روئہ تھی ویندی اے۔

مکدی گالہ ایہ جو اکھان ہک طرحاں دا آرہی شیشہ ہن جیندے وچ اسل کہیں قوم دی لحظہ لحظہ بندی جڑی تے سگری سنوردی شکل ڈیکھ سکدے ہن۔ سرائیکی زبان دا ایہ شیشہ وی اپنے سونھپ دے لحاظ نال کہیں وی زبان دے شیش محل کنوں گھٹ کوئی نی۔ یاوت ایہ وی آکھ سکدوں جو اکھان ہک عطر ہے، ہر ساڈیاں جھلیاں نللاں ساڈے کتے اپنے تجریاں وچوں کڈھیندیاں آئں۔ تے جیندی خوشبو نال ہن ساڈا وسیب مکیا ہوئے۔

دیاں نویاں کتاباں

سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور

سرائیکی ادب دی چنگیر

مصنف :- پروفیسر دلشاد کلانچوی

علمی ادبی مضامین دا مجموعہ

مل 50 روپے

زمین آسمان

سینس رحیم طلب دے

ڈرامیاں دا مجموعہ

مل 50 روپے

دیپورے

مصنف :- صدیق طاہر

علمی تے تحقیقی مضامین دا مجموعہ

مل 120 روپے

قطب تارا

سرائیکی دے مہاندے شاعر

سینس نقوی احمد پوری دا نواں مجموعہ کلام

مل 100 روپے

ملن دا پتہ

سرائیکی ادبی مجلس - جھوک سرائیکی نزدین بو سینما بہاول پور

## دلشاد کلانچوی دی تصنیف "سرائیکی باغ بہاراں"

تبصرہ گل زیب حسن خاگوانی - بہلول پور

اِس گالہ توں انکار ممکن نہیں کہ سرائیکی ادب دا تذکرہ دلشاد کلانچوی دے بغیر ناممکن ہے۔ سرائیکی ادب دے تے تے اجڑے بیابان کوں سئیں دلشاد کلانچوی نے اپنے خون جگر نال سیراب کتے۔ ہر جاسونہزیں گل پھل لا کے باغ بہار کر ڈتے۔ سئیں دلشاد کلانچوی دی ادبی خدمات دا یکسر احاطہ کوئی سوکھی گالہ نہیں۔ ہر ہر پہلو واسطے کتاباں دیاں کتاباں چھپ سکدن۔ اج دا موضوع سئیں دلشاد کلانچوی دی نویں تصنیف "سرائیکی باغ بہاراں" بارے ہے۔ دلشاد کلانچوی سئیں دی ایہ کتاب دراصل سرائیکی وسیب دی اہم اتے معلوماتی ڈائری دا درجہ رکھیندی ہے جیندے وچ سرائیکی ادیبان، دانشوراں، فنکاراں دے فن اتے خوبصورت تذکرے، تبصرے تے مضامین اتے مشتمل ہے۔ فریدیات سرائیکی ادب دا بہوں اہم وڈا حصہ ہے بلکہ ایکوں سرائیکی ادب دی اساس وی آکھیا ویندے۔ فریدیات وچ کلانچوی سئیں دی بے پناہ دلچسپی ازل توں ظاہر ہے۔ اِس موضوع اتے انہاں دے پر مغز، معلوماتی، خوبصورت مضامین، خواجہ غلام فرید دے کلام وچ رجائیت دا پہلو تے تصوف تے خواجہ فرید دی شاعری وی شامل ہن۔ سرائیکی باغ بہاراں وچ انہاں نامور اہل علم و دانش دے اتے وی مضامین شامل کتے گئیں جنہاں آپنی زندگی کوں سرائیکی ادب واسطے وقف کرتے اتے ڈنہ رات کم کرتے سرائیکی ادب کوں بلغ و بہار کتے۔ انہاں وچ سرائیکی ادب دے نامور لکھاری تے محقق غلامی بہاولپوری اتے مضمون وی شامل ہے۔ علاوہ ازیں سرائیکی ادب دے مہاندے ادیبان وچ ڈاکٹر سلیم ملک، ظفر لاشاری، مسرت کلانچوی، حفیظ خان تے بتول رحمانی دے فن اتے مضامین دی صورت وچ خوبصورت تبصرے موجود ہن۔ مذہب اتے سئیں دلشاد کلانچوی دیاں ادبی خدمات قابل تحسین ہن۔ سرائیکی وچ قرآن کریم دا ترجمہ ہک اسبھا لازوال کم ہے کہ جیندا نقش سرائیکی وچ تاقیامت ثبت راہی۔ ایندے علاوہ وی دلشاد کلانچوی نے سرائیکی وچ مذہب دے مختلف پہلوں اتے کم کتے

سرائیکی وچ قرآنی ترجمے دے عنوان نال دلشاد کلانچوی سئیں دا معلوماتی تحقیقی مضمون سرائیکی باغ بہاراں

وچ قابل ذکر ہے۔ اتے ایندے علاوہ سب توں اہم مقالہ ہندی زبان اتے ہے۔ لسانیات اتے کلانچوی سئیں دا کم آپنی مثال آپ ہے۔ اِس بارے او مسلسل کم وی کریندے ہین۔ ہندی زبان دا مقالہ دراصل روسی مصنف یو



اے سرنوف دی روسی زبان وچ لکھی ہوئی کتاب ”ہندی زبان“ دا دیباچہ ہے۔ ایس اہم کتاب دا انگریزی وچ ترجمہ 1970ء وچ مشہور ادیب ای ایچ سین نے کیتا۔ سئیں دلشاد کلانچوی نے ایکیوں سرانیکسی وچ ترجمہ کرتے سرانیکسی باغ بہاراں دا خوبصورت حصہ بنائے۔ لسانیات اتے ایہ مقالہ اپنی اہمیت دا حامل ہے۔ 232 صفحیاں تے درگھی اہم معلوماتی مضامین اتے مشتمل سئیں دلشاد کلانچوی دی ایہ کتاب اکادمی سرانیکسی ادب بہاول پور دے زیر اہتمام جھوک پبلشرز ملتان نے چھاپی ہے۔ خوبصورت ٹائٹل، آفسٹ پیپر تے معیاری اتے سوہنٹریں چھپائی نال۔ ایہ کتاب 65 روپے وچ اکادمی سرانیکسی ادب توں گھدی وئج۔ سیکندی ہے۔ بلاشبہ سئیں دلشاد کلانچوی دیاں خوبصورت کتاباں وچوں ہک سرانیکسی باغ بہاراں وی شامل ہے۔



## سرائیکسی

سرائیکسی اپنے وطن عزیز کی زبان ہے۔  
ایک زندہ زبان، اسے زندہ رہنا چاہیے۔  
یہ ایک فصیح، متمول اور چاروں صوبوں  
میں بولی سمجھی جانے والی علاقائی زبان ہے۔  
ہمارا یہ جائز مطالبہ ہے کہ ایم اے (سرائیکسی)  
فارغ التحصیل نوجوانوں کے لیے لکچر شپ  
کی آسامیاں پیدا کی جائیں تاکہ ایف اے  
بی اے کلاسوں میں سرائیکسی (اختیاری) مضمون  
کی تدریس ہو سکے۔

## کیڈے چنگے وسدے ہاسے

سید دین محمد شاہ

اساڈے زمانے، پرائیں وقتاں دی گالھ اے، دکاناں تے لکھیا ہوندا ہا ”ادھار مانگ کر شرمندہ نہ کریں“  
تے اج کل، لکھیا ہوندے ”ادھار مانگ کر شرمندہ نہ ہوں“۔ اتھوں اندازہ تو جو زمانہ کتنا بدل گئے۔ کوئی  
تبدیلی جیئیں تبدیلی اے! اسا کوں بگلی کوچے وچ کوئی بزرگ آندا نظر آونجے ہاتیاں اسل سرست تے کندھی تل  
لگ کھڑے تھیندے ہاسے۔ تے ہن، اساڈا کہیں نینگر نال آمثاں سامناں تھی ونجے تیاں اسا کوں خود آپڑاں منہ  
پھیرنا پوندے۔

اساں ہیئیں پرائیں زمانے دے آدمی، اج کجھ پرائیں زمانے دیاں گالھیں کریسوں۔ اج کل ہاڑ سالون دا  
موسم اے، اے موسم پہلے وی آندے ہن۔ امب، پنڈ، جمواں دا موسم، چھماہی نہراں وی تار متار، تے جمعہ  
جمعہ ساونیاں مناوٹ دا رواج ہا۔ چار آنے، چھی آنے (۲۵ یا ۳۰ پیسے اج دے) پتی تل گزارہ تھی ویندا ہا۔ بساں  
'ویگنیاں تیاں ہن کائناں۔ سمان ٹانگیاں تے، باقی سائیکلاں۔ ہک ہک سائیکل تے ترے ترے، چار چار پیلی۔  
پچھو کیویں؟ ڈو آگواں ڈنڈے تے ڈو پچھوں تے ہک چلاون والا، بے اوکوں گدی نصیب تھی ونجے۔ بھنے ترے  
سائیکل، تے کچیاں پکیاں سلھاں والیاں سڑکاں، کتھائیں ریت تے دڑے، مٹی دھوڑ۔

بجھ ابھرن نال نہرتے بچ گیا۔ ونجن نال، کپڑے لٹکائے لکراں نال تے پانی وچ دھو۔ انتظام کرن والے  
سب کنوں اپاہے۔ او ٹانگے تے سمان چاتے پہلے دیرہ لئی بیٹھے ہوندے ہن۔ حلوہ، قلمہ تے لسی تل پہلے ٹھنکور  
لگ گیا، تے ول چکر گارا مل تے پانی وچ۔

اواں زمانے سارے ہندوستان وچ اتوار دی ہفتہ وار چھٹی تھیندی ہی پر ریاست بہاول پور وچ جمعہ دے  
ڈنہ۔ ہیں کتے جمعے سانوٹیاں دی بہار ہوندی ہی۔ ہک ہک ٹھوکر تے کئی کئی ٹولیاں۔ درختاں تے کپڑے تے  
زمین تے دریاں وچھاتے عمر دے فرق نال ہر کوئی آپڑیں آپڑیں شغل وچ مست۔ وڈے ہک ڈو فیسیاں مارتے  
کہیں گھاٹی چھاں تلے تاش کڈھ تے بہہ گئے۔ کتھائیں شطرنج دی بازی، خوب شرطیں، کھل ہس تے رونق۔  
جے اوں ویلے کوئی باندھی لنگھدا نظر آوے ہاتیاں اوندی خیر کائیناں ہی۔ ہک شور تھیوے ہا، تے پتہ



ایہو گئے ہا جو نیگ کپڑیاں سودا پانی وچ - اوندے لٹاں ہاں مارن تے منتں ترے کرن دا نظارہ مزہ ڈیندا ہا - پر  
سین کون نئے - بعد وچ بھانویں اوں کنوں معافی چا منگی 'اوندے کپڑے سکائے' کھولایا پایا 'اوندی ماچس سگرٹ  
دا انتظام کیتا' اوکوں مناگدا -

وڈے بزرگ آپڑیں نکلے پالاں کوں چھوٹی کسی وچ دھوا بکھڑا تے باہر نکلے تیں سمجھ گھن جو ہن وقفہ اے  
- ریڈیو 'ٹیپ ریکارڈر' تیں ہن کائیناں نہ ڈسکو ڈانس ہن پر اسان تفریح کیتے آپڑیں گاون و جاوٹ والے دوستاں  
کوں ضرورتاں گھن رُردے ہاسے - طلبہ 'ہارمونیم' دے انتظام نال چرچا رہندا ہا - اسباڈے عزیز 'بھرا خالد قریشی'  
سین دا وڈا ہوکا سکھ ہا - انھاں دی موجودگی کہیں ساوئی دے وقار تے معتبری دی نشانی ہئی --- آہا - امب بیٹھے  
چوپے تے غزلاں 'کافیاں بیٹھے سزیاں - ایہو سلسلہ ڈوپہراں تک چلدا ہا - نہ غم روزگار' نہ غم زمانہ -

انتظام کرن والے وی عجیب مخلص لوک ہن - تہی ڈوپہراں کوں نال دی دستی وچ تنور ودے گیلیندن تے  
روٹیاں ودے پکوبندن - اساکوں تیں بس ایہو ہوکا سزیتجے ہا' بھئی ٹکرتیار اے 'بل بل تے پاندھے ونجو - دل  
سین ---- پلا' ڈکر گوشت کرلیے 'توری روٹیاں' جوڑے تے امب - قلمی امباں کوں سہارن پوری امب  
سڈیندے ہاسے - پر او صرف امیراں دا کھاج ہا - باقی سب پاسے کاٹھیا - ہاٹیاں 'ٹباں وچ پئے ہوئے تخمی امباں  
دی کیا بات ہئی - جو کچھ کھاؤ 'جتنا کھاؤ' ہضم - پانی وچ ہک پئے کوں مارو 'کھسو ---- بھانویں دھی دھی  
کھینڈو -

بس پچھاویں ڈھلے تے کپڑے چھنڈ کھن لگ پئے - وڈیاں بزرگاں نے شور مچایا 'دھرکے ڈے ڈے تے  
پالاں کوں کسی وچوں کڈھیا - اکھیں رتیاں لال بیرے - چیک چیک تے سنگھ بیٹھا ہويا - کوئی پیر وچوں کڈا بیٹھا  
کڈھیندے تے کوئی آپڑیں جُتی' 'نین ودا گیلیندے -

پھیکڑ وچ قلفا یا باداماں دی ٹھڈائی تے امباں دا آخری پور' اچے ایٹم تیں سانوٹی دی جان ہن - کہیں  
آکھیا جو یار 'اللہ ڈتا کائنی ---- بھئی' اللہ ڈتا کڈے گیا؟ ٹھڈائی پیوے ہا - کہیں ڈسایا جو ڈتن دے سائیکل  
دی ہوا نکل گئی اے - او پمپ ودا گیلیندے ---- تے اے سب نظارے چار آنیاں وچ! دل پچھے ----  
اللہ سین تے دولا بادشاہ دے نال دا نعرہ مارتے واپس - تھکے ترے' یار گیلیندے آندن - جے کتھائیں جھڑی  
ککری اسمان تے ہووے تیں مندریں آونجن !!! (باقی دل)

پروقیس مظهر مسعود

دل اساڈا ہا اندر دردیں دا انبار پرایا ہا  
 جیندا سیک اساکوں کھا گے او انگار پرایا ہا  
 سانجھ ونڈاون دا وقت آیا تاں ساکوں معلوم تھیا  
 اسں محض ونکاری ہا سے کاروبار پرایا ہا  
 بڈے پور اشاریں نال کنارے کوں روداد سنائی  
 بیڑی بے عیبی ہائی سازی ' بیڑی دار پرایا ہا  
 دل مسعود منیندا کینی دل کوں کیویں سمجھاواں  
 او تل ملک بگانی ہادی او رخسار پرایا ہا  
 یاری دے عنار نہ ڈتا رستہ اتنا ڈیکھن دا  
 ساڈے یار دے ہتھاں وچ قاتل ہتھیار پرایا ہا



پروفیسر قاسم جلال

محروم اثر توں دل ارداس نہ تھی ونجے  
 ایں در توں وی رد میڈی درخاس نہ تھی ونجے  
 احسان جے کیتی تاں جنوا نہ کھڑا دل دل  
 مفلس کوں غریبی دا احساس نہ تھی ونجے  
 حسدی دی وی کیا سوچ اے ہر جاتے ایسا ڈر ہس  
 میں فیل نہ تھی پوداں ، او پاس نہ تھی ونجے  
 جے کر ایویں ودھدی گئی پیشی دی تریک آگوں  
 انصاف توں فریادی بے آس نہ تھی ونجے  
 گزران کتے توڑے پیسے وی ضروری ہن  
 جذبہ اے کمان دا ہیراس نہ تھی ونجے  
 ڈینہ رات جلال ایسا شیطان دی کوشش ہے  
 لوکاں کوں برائی دا احساس نہ تھی ونجے

حسن عباسی

اس لوک نمائے کوئی نہ جانے  
 ساڑے روگ پرانے کوئی نہ جانے  
 سکے نوبہے خالی تھیاں جھوکیاں  
 بنجے دُسدن بھانے کوئی نہ جانے  
 ساڑی سیت وچہ تتی ریت دے ٹپے  
 بویاں پھوگ تے لانے کوئی نہ جانے  
 ساول رت دی تانگہ شکھیدے ساڑے  
 سارے خواب کمانے کوئی نہ جانے  
 دُٹھیاں دُٹھیاں کندھیاں ٹھڈے چلے  
 مک گئے گھر دے دانے کوئی نہ جانے  
 پیر حسن ہے کوٹ مٹھن دا ساڑا  
 ساکوں ایہو مان اے کوئی نہ جانے۔



ارشاد خامر

مڈی تاڑ اچ ایویں رہندی اے تیڈی نانگ سانوں وچ  
 گولیندا ہے جیویں دشمن کوں کلا نانگ سانوں وچ  
 ایویں لڈا کھڑا ہے وسدے ہوئے مینہ وچ مڈا کوٹھا  
 جیویں اندھے دے ہتھوں کھس گئے کوئی ڈانگ سانوں وچ  
 ہکے مہینہ وچ دھویندے گو چڑھے ہوئے لیپ پوچیاں دے  
 نکل آئے ہن سبھے کندھاں دے لکے دانگ سانوں وچ  
 شہیداں دے جیویں سینے اتے زخماں دے چمکے ہونوں  
 ایویں ڈس دی ہے دیواریں اتے چترانگ ساون وچ  
 وچھا تے بیٹھ پیراں دے مصل پیاسی دھرتی دا  
 میں ڈیندا رہ گیاں خامر تریسہ دی بانگ ساون وچ

## مشتاق تنویر

نہ خواہش نیندر دی میگوں نہ حسرت ہے  
 میگوں تل اپنی اکھیں دی ضرورت ہے  
 میں ڈرداں ہاں کڈھیں خود کوں نہ بھل و نجل  
 میگوں ہر گالہ بھل و نجل دی عادت ہے  
 وفاواں دا منافع تل نمی منکداں  
 ولا ڈے میگوں اتنی جتنی لاگت ہے  
 میگوں چکر نہ ڈے سب کج سمجھداں ہاں  
 فسانا کتنا ہے کتنی حقیقت ہے  
 سوا درداں تے مونجھاں دے تو کیا ڈتے  
 میں ساری عمریں کیتی تیڈی خدمت ہے  
 چمن دیوچ ہے کیوں کراٹ پکھیاں دا  
 ذرا تنویر ڈیکھوں کیا مصیبت ہے



نذیر احمد فریدی

کے تائیں پگھراں دے ٹھاڈھل نال ٹھاروں زندگی  
 جسم دی چھاں دے تلے کے تئیں گزاروں زندگی  
 کلھ میں اوں ان من کوں پیلی وار منوائے میں جو ہن  
 جو وی باقی بچ گئی ہے رل گزاروں زندگی  
 زندگی نعمت ہے رب سائیں دی وکاؤ مال فی  
 دل سمجھدے ونج تے گھن آساں میں شارھوں زندگی  
 وقت مکلاوے دے توڑا تو جے رسا روپس  
 موت کولوں کھس گھدی ہم تیڈے پاروں زندگی  
 جیرھلے وی موت میں دوں منہ کریندی ہے نذیر  
 او دچھا ڈیندا ہے میڈے آروھوں بارھوں زندگی

اشترکیلائی (بھکر)

بدلے گھن گئے کھڑے پاسے ہک بے کوں  
 ڈیہدے رہ گے لوک پیاسے ہک بے کوں  
 ساڈے پیار پر م دی ویری ہے دنیا  
 انگلیں بھن سمجھیندے ہاسے ہک بے کوں  
 اسان رسم رواجوں دے ہتھ قیدی ہیں  
 پر ایہ گالھ ڈسیندے ناسے ہک بے کوں  
 کھو دے پڑتے ، توتاں تلے یاد ہوی  
 ڈکھڑے شعر سریندے ہاسے ہک بے کوں  
 ہک بے کوں وچھڑدے ہاسے گیلانی  
 کوڑے ڈے کے روز دلا سے ہک بے کوں



بہار النساء بہار

نال توں جانے : نال میں جاناں

توں ایس کون : میں ہاں کون

اکھیں نے کجھ آکھیا تیکوں

اکھیں نے کجھ آکھیا میکوں

کیتی نہ کجھ منوؤں بات

انجھ نہ تیں توں میڈی ذات

تیکوں ڈیکھ کے ایویں لگیا

جیویں چن چکور کو لبھیا

تیڈا میڈا ابدی رشتہ

تیڈا میڈا ازلی رشتہ

صدیاں توں جو سندے رہے ہاں

صدیاں توں جو ڈیدھے رہے ہاں

اج دی انویں راہندے پئے ہاں

اج دی ڈکھ او ساہندے پئے ہاں

اج دی خوف ہے میڈے اندر

اج دی ہنجوں بنے سمندر

اج دی کچ جئیں سدھراں چور

اج وی ہجردی اڈدی دھوڑ

اج وی میں انویں مجبور

اج وی توں ایں میں توں دور

اج وی میڈی گول اچ توں

اج وی میڈے بول اچ توں

اج وی توں میں توں نہ کچھیں

اج وی میں تیکوں نہ ڈساں

تینڈے من اچ میں ای وساں

نال توں جانے : نال میں جاناں

توں ایں کون : میں ہاں کون



صابر چشتی

دیگر بچھوں سارے درشن  
 ہوو نوں راہندے ویندن  
 سورج پیزی پکھنوں اپنے  
 آپ اچ چھاہندے ویندن  
 سپیس مانگ لڑھدا ویندے  
 نانگ ان واہندے ویندن  
 ایں توں تیلھے دریا اپنیاں  
 بچھیاں آپ مکاون  
 تار سمندریں وسدیاں جھوکل  
 کال کریمہ کرلاون  
 ایں توں تیلھے دیسہ اتھارے  
 شام سیانی تھیوے  
 پار اروار کوں وین ولاوے  
 بھوئیں مسمانی تھیوے  
 اسال وی اپنے قصیاں سووھے  
 پریم پتھاری جوڑوں

خورشید بخاری

ایہ کیندا بال اے ؟

جو جیندے مکھڑے تے زندگی دی بہار کاہنی

ایہ کیندے اکھیں و لہجہ اے ؟

جیندے نصیب پیو ماء دا پیار کاہنی

ایہ کیندی قسمت دا پھل ھے ؟

جیر مھا اداس لگدے ، کمانزاں لگدے

ایہ مونجھا مانداتے روند اکھاندا

تے شکلوں اصلوں نمازاں لگدے

کھیں دا ہتھ ایندے سرتے کاہنی

ایہ کیوں مزوری کریندا بیٹھے ؟

ایہ کیندی پالش کریندا بیٹھے ایہ کیندے کپڑے دھویندا بیٹھے

نہ کچھ بستہ نہ ہتھ تختی

تے چھیڑ بکریاں دی چھیڑی ویندے

نہ گل دا چولانہ پیرس جتی

ایہ پیرس ہینڈے نبیڑی ویندے

میں ڈنھی بیٹھاں میں جاتی بیٹھاں

میں سمجھی بیٹھاں سجاتی بیٹھاں

ایہ میڈی دھرتی دالال ہوسی

ایہ میڈی دھرتی دا بل ہوسی



ایکوں ءج تیں کوئی بہارا  
 نہ گوکانہ سوک چھوہارا  
 ناں لگیا تے ناں کہیں پٹکھیا  
 نہ کہیں کھادھانہ کوئی پٹکھیا  
 نہ ہس پتر نہ لڑا ناں ہے  
 ناتاں ایندی گھائی چھاں ہے  
 جے کوئی پاندھی سہی چاکڈھے  
 ہاں کلجے کرے ٹھڈے  
 پر جیرمھاوی ایتھوں آندے  
 جیرمھا رستہ گولن چاندھے  
 ہیکوں ڈیکھ تے راہ گولیندے  
 گول تے رستہ گھر بچ ویندے  
 ایں ءج تائیں کہیں وی پاندھی کوں  
 رلدے کھلدے راہ راندھی کوں  
 سنج بردے وچ رلن نی ڈتا  
 رستہ کہیں کوں بھلن نی ڈتا  
 اے ہے بکھدالاٹ منارا  
 اندھے راہ دا قطبی تارا  
 چنیاں دے وچ جھن پانون  
 رلیاں ہویاں کوں راہ لانون  
 اے وت جگری یار دادم اے  
 اے وی تاں ہک وڈاکم اے

نذیر احمد فریدی - کامرس کالج لودھراں

سرتے پیلا بوچھن پاتے  
 سنج بردی ہک چندری جاتے  
 ریت دے گھرچ کلہی کھجی  
 سکی تے ان پھلی کھجی  
 ٹوٹی توڑیں منڈھ توں لاتے  
 بتھی تھی تے رنگ بدلاتے  
 تتی دھپ کوں جان تے مل تے  
 بارھوں سک تے اندروں گل تے  
 اوڈدی ریت کوں سروچ پاوے  
 نہ بھمڑے تے نہ پھل چاوے  
 ریت سمندر ایندے بارھوں  
 ٹبے ایندے سروں تاروں  
 اکھیں چونبھ نظارے تھوہے  
 زہری قہری تیز گندوھے  
 ڈمبرے گلڈے گلڈے ڈھ گئے  
 کئی پلو چھڑیاں دے لہ گئے  
 بکھ ترھ جھل جھل منڈھ وی مر گئے  
 گاچے کھجی دے وچ مر گئے  
 ہک ہک کھمبر لاسک سک ڈھاوے  
 سال پالی دھون پئی لاوھے





## سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاول پور دی خدمات دا جائزہ

قادر مصطفیٰ خاں

سرائیکی زبان پاکستان دے تقریباً ڈو کروڑ لوکاں دی زندہ زبان ہے۔ تے ایس زبان دے ادب دا سرمایہ وی بے بہا ہے اتے ایس حقیقت توں وی انکار نہیں کیتا ونج سگیندا جو کہیں وی زبان تے اوندے ادب دی ترقی تے ترویج کتے اوندی اشاعت بہوں ای ضروری ہے اتے اشاعت دے کم کتے انجمنیں تے ادبی مجلساں ہی بنیادی کردار ادا کریندن۔

قلب پاکستان بہاول پور کوں جتھاں بے ڈھیر سارے اعزازات رکھن دا شرف حاصل ہے اتھاں بہاول پور کوں اے وی اعزاز حاصل ہے جو ہند سندھ دیاں زبانیں دے ون دی پاڑ مٹھری بولی جیکوں مختلف علاقیاں وچ انھیں علاقیاں دے نانواں دی نسبت نال ناں ڈتا ویندا ہا جیویں جو ملتان وچ ملتانی، ریاست بہاول پور وچ ریاستی، انھیں وچ اٹھچڑی، لے وچ لموچڑی تے اچ وچ اچی وغیرہ آکھیا ویندا ہا، کوں ”سرائیکی“ دے سانجھے ناں تے متفق کرن کتے پورے سرائیکی وسیب دی پہلی وڈی ادبی تنظیم ”سرائیکی ادبی مجلس“ قائم کیتی گئی۔

انویسویں صدی دی چھیویں دہائی وچ صدیاں توں بولی و نجن والی ایس زبان دے وارثاں دی سوچ بیدار تھئی تے ایکوں ”سرائیکی“ ناں ڈے ڈتا گیا تے ول ایس گالھ دی ضرورت محسوس تھئی کہ کوئی ہک ایہو جیہا پلیٹ فارم ہووے جتھاں شاعر تے ادیب کٹھے تھی سگن۔ جتھوں سرائیکی زبان دے کھنڈے پنڈے ادب کوں کٹھا کر تے شائع کیتا ونجے تاں جو زبان کوں فروغ ملے تے لوکاں وچ لکھن پڑھن دا شعور پیدا تھیوے۔

انھیں گالھیں کوں محسوس کریندے ہوئے بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ مرحوم نے ۱۵ اگست ۱۹۶۳ء کوں سرائیکی وسیب دی سب توں پہلی وڈی تنظیم ”سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور“ قائم کیتی۔ اے مجلس چار رکنی ہائی۔ ایندے پہلے صدر او خود ہن تے پہلی مجلس انتظامیہ وچ محمد دین بشیر، بشیر احمد ظامی تے صدیق احمد طاہر دے اسمائے گرامی شامل ہن۔ مجلس نے آئینی، غیر سیاسی تے خالص علمی ادبی حیثیت دے تحفظ کتے ایندا آئین ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء کوں حکومت کنوں منظور کرایا۔ ایندا پہلا دفتر امینہ بلڈنگ (سید نذیر علی شاہ دی کوٹھی دا ہک کمرہ) فوجی دستی بہاول پور وچ ہا۔ اگست ۱۹۶۸ء وچ اے دفتر فوجی دستی کنوں سینما چوک دے نزدیک ”مکتبہ سرائیکی“ دے نل نل اے سوچ تے منتقل کیتا گیا جو فوجی دستی شہر کنوں پرے لگدی ہائی تے لوک زیادہ تعداد وچ اتھاں نہ

جنگ سکدے ہن۔ اتے ول سال ۱۹۷۱ء وچ ایندے دفتر کوں "چوک سرائیکی عقب رینبو سینما" ایندی آپڑیں  
 چھی کنال زمین وچ منتقل کر ڈتا گیا جیہڑی جو سرائیکی ادبی مجلس دے ہک ممبر سیٹھ محمد عبید الرحمن دی تحریک  
 اپرو ومنت ٹرسٹ بہاول پور دے سئیں محمد حامد نے اوں وقت دے کمشنر میر عجم خاں دی سفارش تے ڈتی ہائی تے  
 ایں سارے عمل وچ ریٹائرڈ بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ دیاں کوششاں کوں نظر انداز نہیں کیتا وچ سیکندا۔

میر عجم خاں کمشنر بہاول پور سرائیکی ادبی مجلس دیاں قومی سطحاں دیاں تقریباں کنوں اتنے متاثر تھئے کہ  
 انھاں نے حکومت پنجاب کوں سفارش کیتی کہ ایں مجلس کوں سالانہ گرانٹ ڈتی وئجے۔ چنانچہ پہلی واری سال  
 ۱۹۷۱ء وچ حکومت پنجاب دی طرفوں ایں مجلس کوں ڈھ ہزار روپے دی گرانٹ ڈتی گئی۔ جیندے وچوں کچھ رقم  
 پلاٹ دی درستی تے خرچ کیتی گئی تے کچھ وچوں ہک کمرہ تے اسٹیج بنوایا گیا تے ول ایندا باقاعدہ افتتاح نویں آنوں  
 والے کمشنر بہاول پور سئیں ضیاء الدین نے کیتا اتے ڈوجھے کمرے دی تعمیر ۱۹۷۳ء وچ تھئی جیکوں لائبریری دے  
 طور تے استعمال کیتا گیا تے جتھاں ہن وی لائبریری موجود ہے۔

کسیں دی تحریک کوں کامیاب کرن کتے تے کسیں وی انجمن تے مجلس دی گاڑی کوں چلاون کتے ڈو  
 بھیتیاں دی ضرورت ہوندی ہے۔ ہک بھیتا اوندی قیادت ہوندی ہے تے ڈوجھا بھیتا سرمایہ ہوندے۔ پر اگر  
 قیادت بااعتماد ہووے، مخلص ہووے۔ اخوت، محبت تے بھائی چارے دے فضا وچ آگوں ودھن دا سچا جذبہ  
 رکھیندی ہووے تاں ول سفر دیاں مشکلاں خود بخود آسان تھیں دیندن۔ مکھے تریسے دی سوچ توں بالاتر تھی تے  
 پیٹ تے پتھر بدھ کرائیں منزل آلے پاسے رواں رہندی ہے۔ ایہو حال سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور دا ہا۔ ایں  
 نے میر کارواں بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ دی قیادت وچ اپنی مدد آپ دے تحت آپڑیں سفر کوں جاری رکھیا۔ شاہ  
 صاحب نے آپڑیں آپ کوں سرائیکی ادبی مجلس کتے وقف کر ڈتا تے ایندی ترقی تے بقا کتے ڈینہ رات ہک کر ڈتا  
 ۔ انھاں نے اوں ویلے دے وڈے وڈے ادیبان تے شاعراں کوں ایں سرائیکی ادب پرور مجلس وچ شامل کیتا۔ او  
 ہر ہک کول ٹر ویندے تے اوکوں سرائیکی ادبی مجلس وچ شامل تھیون دی دعوت ڈیندے۔ ایں مجلس دی مالی  
 معاونت پہلے او خود کریندے تے ول یار دوستاں کنوں مدد گھنڈے۔ تقریباً ۹-۱۰ سالاں تک اے سلسلہ جاری  
 رہاتے ول اللہ نے سن گدی۔ میر عجم خاں جیہاں ادب دوست تے محب وطن کمشنر آگیا جیئیں نہ صرف  
 ایندے کتے سرکاری گرانٹ منظور کرا ڈتی بلکہ ہک قطعہ اراضی وی گھن ڈتا جیندے کتے سرائیکی وسیب شکر گزار  
 ہے۔ پچھلے ڈینہاں ایں جاتے "فرید ہال" دی تعمیر دے سلسلے وچ لوکل گورنمنٹ نے ہک منصوبہ وی تیار کیتا



ہا۔ نقشے خاکے، تنجینے سمجھو کچھ تیار تھی گیا ہا پر پتہ نہیں کیوں اے معاملہ ٹھپ تھی گئے۔ شاید تسلی بہتر جانندے

ہو۔۔۔

گذشتہ بتری (۳۲) سالوں سرانیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاول پور مذاکرے، مباحثے، جلسے، کانفرنس، نمائش تے مشاعرے وغیرہ کراتے اتے معیاری کتاباں شائع کرتے علم و ادب تے ثقافت دی خدمت کریندی پئی ہے۔ اے مجلس تقریباً ۷۰ دے قریب معیاری کتاباں شائع کرن دا اعزاز رکھیندی ہے اتے ایندیاں شائع شدہ کتاباں وچوں ڈاکٹر نصر اللہ، خاں ناصر دی "اجرک"، پروفیسر ڈاکٹر سلیم ملک دی "جھلار" تے جانباز جتوئی دی "ارداساں" نکوں صدارتی ایوارڈ ٹال وی نوازا گئے۔ اس مجلس کوں اے وی اعزاز حاصل ہے جو اس نے سرانیکی زبان دا سب توں پہلا رسالہ "سہ ماہی سرانیکی" جون ۱۹۶۵ء وچ بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ دی ادارت وچ کڈھیا۔ کیوں جو بے رسالے جیویں جو "سرانیکی ادب" ملتان (۱۹۷۱ء)، "سرانیکی" بہاولپور، "فرید رنگ" ڈیرہ غازی خان، "اختر" ملتان، "سینہا" مظفر گڑھ، "سوجھلا" بھٹہ واہن، "سانول" لاہور، "سچار" کراچی، "روہی" کر، "آواز" خان پور، "جھوک" خان پور۔ ملتان وغیرہ ایندے بعد وچ شائع تھیں۔

سرانیکی ادبی مجلس بہاول پور دی خدمات دا اعتراف کریندے ہوئے مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۹ء کوں جناب محمد حامد صاحب ڈپٹی کمشنر بہاول پور لکھدن:

"سرانیکی ادب کے فروغ اور پرورش کے لیے سرانیکی ادبی مجلس کی کوششیں نہایت قابل قدر ہیں۔ سرانیکی کے قیام اور کلاسیکی شاہکاروں کا تحفظ اور ان کی اشاعت اور موجودہ دور کے لکھنے والوں کی قدر دانی اور دستگیری اس علاقے اور اس کے تمدن کی بیش قیمت خدمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کارپردازان سرانیکی ادبی مجلس کی اس کار خیر میں برکت دے اور انہیں مزید ہمت و استقامت دے۔"

جناب علی ذوالقرنین صاحب ڈپٹی کمشنر بہاول پور ۶ مارچ ۱۹۷۳ء کوں آپڑیں رائے دا اظہار اس کریندن:-

"علاقائی زبانوں کی ترقی و ترویج کو ملکی سالمیت اور یک جہتی کے لیے خطرہ سمجھنا صحیح انداز فکر نہیں۔۔۔ بلکہ علاقائی زبانوں کو ذریعہ اظہار بنا کر قومی مقاصد بہتر طور پر حاصل کیے جاسکتے ہیں۔"

سرائیکی زبان کا گراں قدر سرمایہ ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا اور  
سرائیکی ادبی مجلس اسی کے لیے مستعدی سے کوشاں ہے۔ میری دعا ہے  
کہ خداوند تعالیٰ انہیں اغراض و مقاصد کے حصول میں کامیابی سے ہمکنار  
کرے (آمین)۔“

سرائیکی ادبی مجلس ہک خالص ادبی تے ثقافتی تنظیم ہے۔ لسانی تفرقے تے علاقائی نفرت توں پاک ہے۔  
اس واسطے جائز مقاصد دے حصول کتے ایندیاں کوششاں کوں پذیرائی ملدی ہے۔ ٹی وی تے ہفتہ وار سرائیکی  
نشریات تے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور وچ ایم اے سرائیکی کلاس دا اجراء ایندی کارکردگی دی اعلیٰ مثال ہے۔  
حکومت پنجاب، محکمہ اطلاعات، ثقافت و امور جوانان دے سیکرٹری جناب بدرالاسلام دا پیغام اس سلسلے وچ ہک  
سند دی حیثیت رکھیندے:-

”یہ جان کر بے انتہا مسرت ہوئی ہے کہ سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور لسانی  
تفرقہ بازی یا علاقائی منافرت سے بالاتر، غیر سیاسی ادارے کی حیثیت سے  
ادب و ثقافت کی خدمت کر رہی ہے۔“

ہر خطے کا اپنا حسب ہوتا ہے اور وسیع سرائیکی خطے کی تہذیب  
اور مزاج سے دیگر علاقوں کو متعارف کرانے کے لیے مجلس نے جس  
طرح ذمہ داری سنبھالی ہے وہ مبارک باد کی مستحق ہے۔ اسلامیہ  
یونیورسٹی بہاولپور سے ایم اے سرائیکی کورس کے اجراء اور لاہور ٹی وی  
سٹیشن سے ہفتہ وار سرائیکی نشریات مجلس کی موثر کارکردگی کی اعلیٰ مثال  
ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ علاقائی سطح پر مقامی زبان و ادب کے فروغ  
سے ملکی سطح پر قومی زبان و ادب کو تقویت ملتی ہے۔ قومی تصور کے  
اس مقصد کے حصول کے لیے سید دین محمد شاہ، صدر سرائیکی ادبی مجلس  
کی مساعی قابل ستائش ہیں۔“

سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور دی نگران کونسل تے مجلس انتظامیہ دے سارے عہدیدار اعزازی طور تے



کم کریندن ایندے مقابلے وچ سندھی ادبی بورڈ تے پنجابی ادبی بورڈ وچ تنخواہ دار ملازم ہن تے اے ادارے خالصتا سرکاری گرانٹاں تے چلدے ۲۰۰۰ تے انھاں دے مقابلے وچ حکومت پنجاب (محکمہ اطلاعات، ثقافت تے امور جوانان) تے مرکز (اکادمی ادبیات پاکستان - اسلام آباد) کئوں سرانیکی ادبی مجلس بہاول پور کون ملن والی گرانٹ اٹے وچ لون برابر ہے لیکن ایندی کارکردگی نہایت ہی شاندار ہے کیوں جو سرانیکی ادبی مجلس نہ صرف کتابیں پھیندی ہے بلکہ علمی ادبی تے ثقافتی تقریبات دی علاوہ قومی، ملی تے مذہبی تہواراں تے وی تقریبات دا اہتمام کریندی ہے تے اے اخراجات ذاتی بھج دھرک تے ضلع کونسل بہاولپور دی مالی اعانت نال پورے تھیندن تے ایس طرحاں سرانیکی ادبی مجلس ہر سہ محکمیاں دی شکرگزار ہے کہ انھاں دیاں ڈیتیاں ہوئیاں گرانٹاں نال علمی، ادبی، تحقیقی، تنقیدی، تاریخی تے ثقافتی کم تھیندا پئے تے انھاں گرانٹاں دا اے جائز مصرف ہے۔

مالی سال ۹۶-۱۹۹۵ء وچ وی حسب سابق سرانیکی ادبی مجلس دی کارکردگی نہایت شاندار رہی ہے۔ فنڈز کافی تاخیر نال ملن دی وجہ کنوں بہوں وڈیاں تقریبات دا انعقاد تاں نیں تھی سگیا پر چھوٹے موٹے فنکشن ضرور کتے گئین البتہ ایس سال کتاباں آلی سائیڈ کسر کڈھ چھوڑی گئی ہے۔ ایس سال دو دے مقابلے وچ چار کتاباں چھاپیاں گئین۔ دو کتاباں حکومت پنجاب کنوں ملن والی گرانٹ وچوں، ہک مرکزی گرانٹ نال تے پہلی واری ہک کتب ضلع کونسل بہاول پور کنوں ملن والی گرانٹ کنوں چھاپی گئی ہے۔ انھاں چاریاں کتاباں دا مختصر جائزہ پیش ہے۔

### ویورے

صدیق طاہر مرحوم دا ناں تے شمار انہاں مہاندے لکھاریاں وچ آندے جہڑے سرانیکی ادب وچ سب توں اچے تے نشاں ہن۔ گویا اے اسمان ادب تے ڈھنہ ہووے تاں سمجھ ہن، رات ہووے تاں چندر ہن اتے رات اندھاری ہووے تاں قطب تارا ہن۔ انہاں نے ادب دی ہر صنف تے قلم چاتے، اتے دل جہڑے موضوع کون موضوع بنائے اوندی انت کر ڈتی ہے۔ بطور شاعر انھاں کون سرانیکی غزل دا مزاج متعین کرن والیاں وچ شامل کیتا ویندے، جدید نظم وچ بہوں وڈا مقام رکھیندن۔ بطور ادیب او بہوں وڈے نقاد، محقق تے مورخ نظر آندن۔ زیر بحث کتاب ”ویورے“ وچ انھاں دے سال ۱۹۷۰ء توں گھن تے سال ۱۹۹۰ء توں ایسے انھاں ویساں دریاں وچ پھیل لکھتاں دی چون شامل ہے۔ کل اٹھاراں مضامین شامل کتے گئین۔ چونکہ مصنف کون سرانیکی زبان دے ہزار سالہ کلاسیکی ادب تے اوندے ارتقاء تے وسیع مطالعہ ہائی ایس واسطے تقریباً اٹھ مضامین ”سراپکی اکھر“، ”پرائیاں لکھتاں“، ”نویں سرانیکی ساہت“، ”ادبی مہاندے“، ”پاکستان دے علاقائی

ادب وچ سرائیکی ادبی روایت“، ”سرائیکی ادب آزادی دے بعد“، ”سرائیکی مثنویاں“ تے ”پہل دی سرائیکی شاعری“ دے موضوعات تے لکھن۔ باقی دے مضامین وچ حضرت پہل سرمست، ملک الشعراء مولوی لطف علی، نصیر الدین خرم بہاول پوری، بخت فقیر، صوفی فیض محمد دلچسپ، سفیر لاشاری تے ڈاکٹر نصر اللہ خاں ناصر دی شاعری دا جائزہ گدا گئے۔ جڈن کہ ہک مضمون سلطان العارفین قطب المشائخ حضرت خواجہ غلام فرید دے کلام دی صحت دے بارے وچ تحریر کیتا گئے۔ مصنف دا انداز تحریر ہک دکھرا مزاج رکھیندا ہا ایں واسطے انھماں دے مضامین دی زبان دی سادہ تے عام فہم ہے۔ مضمون پڑھدے ہوئے ایویں لگدے جیویں جو گالھیں سز دے بیٹھے ہوووں۔ چار رگی ٹائٹل تے ۱۷۴ صفحات تے مشتمل مالی سال ۹۶-۱۹۹۵ وچ شائع تھیون آلی ایں کتاب کوں سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے ضلع کونسل بہاول پور دی مالی اعانت نال چھاپے تے مجلس ڈویژنل کمشنر ملک محمد اکرم، سابق ڈپٹی کمشنر اخلاق احمد تارڑ، ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ تے چیف آفیسر ضلع کونسل بہاول پور دی شکر گزار ہے کہ انھماں دی سرپرستی وچ ایہو جی نایاب تے انمول کتاب شائع تھی ہے جہڑی جو سرائیکی تنقید تے تحقیقی ادب وچ ہک خاص مقام حاصل کرسی۔

### سرائیکی ادب دی چنگیر

پروفیسر عطا محمد دلشاد کلانچوی کتاباں دی سخری مکمل کرن آلے ہن۔ سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور تے محکمہ اطلاعات، ثقافت و امور جوانان حکومت پنجاب دے مالی تعاون نال سال ۹۶-۱۹۹۵ دے بجٹ نال دلشاد کلانچوی صاحب دی مختلف مضموناں تے مشتمل کتاب ”سرائیکی ادب دی چنگیر“ چھاپی ہے۔ اے کتاب ۱۲۸ صفحات تے مشتمل ہے پیپر بیک خوبصورت ٹائٹل تے اچھی طباعت دے باوجود مل صرف پنجاہ روپے ہے۔ ایں کتاب وچ کلانچوی صاحب نے پندھراں چھوٹے وڈے مضمون شامل کیتن۔ جنھماں دے وچوں پنج چار مضمون کتاباں تے تبصرے ہن۔ انھماں وچ مخدوم محمد رفیع شاہ شاعری دی بیاض ”قلندر تے کشالے“، سیں نواز جاوید دے شاعری تے مشتمل ”تانگاں لگدن سانگاں“، مقبول عباس کاشردے بالاں دے سرائیکی ست ڈرامیاں تے مشتمل کتاب ”چندر تارے“، سید انیس شاہ جیلانی دی ”ماندراڈ یکھنس“ اتے ڈاکٹر مر عبدالحق سمرادے ماہیاں دی کتاب ”لالٹیاں“ شامل ہے۔ مر عبدالحق، صالح الہ آبادی تے خرم بہاول پوری تے لکھے گئے مضامین دے علاوہ سرائیکی ادب وچ عشق رسول، سرائیکی ادب وچ قومی ادب، علامت نگاری، رقیب دا وجود تے رباعی بارے معنوماتی مضمون ہن۔ اتے رشید احمد لاشاری دے سندھی مضمون ”سرائیکی“ دا سرائیکی



وچ ترہمہ وی شامل ہے۔

## قطب تارا

ادب دے اسمان تے اوں تال ڈھیر سارے تارے ہوندن پر انھال وچ ہک تارا ایہو جیا وی ہوندے جیہڑا پاندھیاں دیاں راہواں تے منزللاں دا تعین کریندے۔ ایں تارے کوں قطب تارا آکھیا ویندے۔ مہاندے شاعر دبیر الملک سید باقر حسین نقوی احمد پوری کوں اگر سرائیکی شاعری دا قطب تارا آکھیا ونجے تال بے جانہ ہوسی کیوں جو آکھیا ویندے کہ جنیں ویلے سرائیکی غزل دا منڈھ بدھیندا پیا ہا تال نقوی احمد پوری نے ایندی سمت دا تعین کیتا۔ کچھ نقاداں دے نزدیک نقوی صاحب دا اردو کلام ڈاڈھا زوردار ہے پر اوں زور آور دے آگوں کیندا زور چلدے۔ فنا دے سجھ دے آگوں قطب تارا تال کیا تاریاں بھریا پورا اسمان وی نظر نیں آندا۔ نقوی صاحب وی ایں فنا دی جھوک توں جھوک لڑا گئیں۔ ڈاڈھا ارمان رکھیندے ہن جو آپڑیں حیاتی وچ اے کتاب چھپی ہوئی دیکھ گھنن۔ اتے میکوں تے سئیں نواز کاوش کوں فیض اللہ شاہ صاحب دے گھر بستر علالت تے اساڈی عیادت دے دوران آپڑیں ایں مجموعہ کلام دا کتابت شدہ مسودہ احمد پوروں منگوا ڈیون دا وعدہ کیتا ہا پر حیاتی نے وفانہ کیتی لیکن سرائیکی ادبی مجلس آپناں وعدہ پورا کر ڈکھائے۔ اتے اے وعدہ پورا کرن وچ حکومت پنجاب دا تعاون وی حاصل ہے جیندی گرانٹ نال 96-1995 وچ نقوی احمد پوری دے سرائیکی کلام دا مجموعہ منظر عام تے آئے۔ چار رنگے خوبصورت ٹائٹل والی اے کتاب 144 صفحیاں تے مشتمل ہے۔ چنگا کاغذ تے چنگی ڈو رنگی طباعت ہے۔ مل صرف 100 روپے ہے۔ ”قطب تارا“ ڈو حصیاں تے مشتمل ہے۔ پہلا حصہ غزلاں کتے مخصوص ہے تے ڈوجھے حصے وچ سرائیکی نظمیں ہن۔ آپ چونکہ سید گھرانے نال تعلق رکھیندے ہن ایں واسطے انھال دے کلام وچ قوم، ملک، وطن، دھرتی نال پیار دا درس ملدے۔ عشق حقیقی تے عشق مجازی ڈوہیں موجود ہن۔ بہر حال انھال دا اے مجموعہ کلام پڑھن نال تعلق رکھیندے۔

## زمین اسمان

بہوں پہلے صدیق طاہر مرحوم نے آپڑیں ہک مضمون ”نویں سرائیکی ساہت“ وچ لکھیا ہا۔ جدید دور اچ بریگیڈیر نذیر علی شاہ، اختر خاں بلوچ، اسماعیل احمدانی، فدا احمدانی، تحسین سبائیوالی تے غلام حسن حیدرانی دے نال بہوں نمایاں ہن۔ سردار نجم الدین لغاری، پروفیسر دلشاد کلانچوی تے رفیعہ قمر نے وی نثر دی معیاری ادب دا اضافہ کتے۔ البتہ ڈرامے دا میدان تقریباً خالی ہے۔ ایندے اچ سید نذیر علی شاہ، جام محمد اقبال جھلن تے راقم

الحروف دی چند تخلیقات منظر عام تے آیاں ہن۔ لیکن ہن ایں میدان وچ ڈھیر سارے شمسوار آگئین۔ رحیم طلب نے سرائیکی ڈرامیاں دی کتاب ”زمین اسمن“ وچ جیہڑے سرائیکی دے مہاند رے ڈرامہ نگاراں دے ہن پوکھا کڈھے انھماں وچ حفیظ خان، مسرت کلانچوی، قاسم جلال، ملک ممتاز احمد زاہد تے قادر مصطفیٰ خاں دے ہن شامل ہن۔

رحیم طلب دے ڈرامیاں دی ایں کتاب ”زمین اسمن“ کوں وی سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے اکلوی ادبیات پاکستان اسلام آباد دے مالی تعاون نال چھاپے۔ فالسے رنگے پیپر بیک ٹائٹل نال 160 صفحاں تے ست ڈرامیاں تے مشتمل کتاب دامل پنجہ روپے ہے۔

رحیم طلب نے ایندا دیباچہ تاں نیں لکھیا البتہ فلیپ حفیظ خاں، اسلم قریشی، سجاد حیدر پرویز تے ملک ممتاز احمد زاہد نے لکھین۔ حفیظ خاں لکھدن جو رحیم طلب دے ڈرامیاں اچ جتھماں وسیب دے منظر ہن اتھماں نال نال اجو کے مسائل وی نظردن۔ انھماں مسائل دا سلجھاؤ، انھماں ڈرامیاں دا مرکزی خیال ہے۔۔۔۔۔ پاکستان ٹیلی وژن دے پروڈیو سرتے افسانہ نگار اسلم قریشی دے نزدیک رحیم طلب دے ڈرامیاں اچ ننگرپ دی گالہ ہے۔ ایہو ننگرپ ایندے ڈرامیاں دا وکھرپ ہے۔

سرائیکی ادبی مجلس نے مالی سال 96-1995 وچ چار کتاباں چھاپ تے ہک ریکارڈ قائم کتے۔ اتے کتاباں دی او جنھماں کوں مواد تے گیٹ اپ دے لحاظ نال کہیں وی چنگی کتاب دے مقابلے وچ رکھیا ونج سگندے۔

سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور چونکہ مختلف اداریاں کوں ملن والیاں گرانٹاں کوں ادب دی توسیع، ترویج، ترقی تے دیگر انھماں مقاصد تے استعمال کریندی ہے جنھماں دی اجازت ایندا آئین ڈیندے۔ اتے آئین دی دفعہ 25 جز ”ہ“ دے تحت مجلس دی آمدنی تے خرچے دا گوشوارہ ایندے سہ ماہی مجلے ”سرائیکی“ وچ شائع کرنا وی ضروری ہے۔ ایں واسطے ہر گرانٹ دا علیحدہ علیحدہ گوشوارہ پیش کیتا ویندا پئے۔



## گوشوارہ آمدن و خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء گرانٹ آمدہ از اکادمی ادبیات پاکستان - اسلام آباد

### آمدنی دوران مالی سال 1995-96ء

روپے	402 - 00	1- آمدنی از فروختگی کتب بتوسط بشیر بھائیہ صاحب
	442 - 00	2- آمدنی از فروختگی کتب از حسن عباسی صاحب رسید نمبر 55، بک نمبر 5
	30 - 00	3- آمدنی از فروختگی کتب مطابق رسید نمبر 58، بک نمبر 5
	100 - 00	4- آمدنی از فروختگی کتب رسید نمبر 64-60-54، بک نمبر 5
	60 - 00	5- آمدنی از فروختگی کتب رسید نمبر 23، بک نمبر 3
	155 - 00	6- آمدنی مطابق رسید نمبر 2، بک نمبر 5 وی پی انور بودلہ صاحب
	80 - 00	7- آمدنی از فروختگی کتب رسید نمبر 65-58، بک نمبر 4
	9000 - 00	8- گرانٹ از اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد چیک 217713 مورخہ 11-4-96
	11000 - 00	9- گرانٹ از اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد چیک 217763 مورخہ 30-6-96
	20867 - 00	کل آمدنی دوران سال 1995-96 =

### خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء

روپے	9123 - 00	1- خرچہ ادائیگی قرضہ سابقہ سال 1995-96ء، صفحہ 19، کیش بک
	171 - 00	2- خرچہ ڈاک مطابق رسیدات دوران سال 1995-96
	2002 - 00	3- خرچہ بل فون نمبر 883990 دوران 1995-96
	3600 - 00	4- اعزازیہ آفس سیکرٹری دوران 1995-96
	2400 - 00	5- خرچہ کتابت "زمین اسمان" 160 صفحات در - 15 فی صفحہ
	300 - 00	6- خرچہ کاپی جزائی کتاب "زمین اسمان" دس کاپی در 30 فی کاپی
	8550 - 00	7- خرچہ طباعت معڈ ٹائٹل، 250 کتب "زمین اسمان"
	1300 - 00	8- ٹی اے ڈی اے آمدورفت بہاول پور و لاہور 3 یوم بسلسلہ طباعت "زمین اسمان"
	221 - 00	9- خرچہ اسٹیشنری دوران 1995-96
	200 - 00	10- خرچہ آؤٹ فیس
روپے	27867 - 00	کل خرچہ دوران سال 1995-96 =
	20867 - 00	کل آمدنی دوران سال 1995-96 =
	7000 - 00	فالتو خرچہ جو 1996-97 کی گرانٹ سے وضع ہوگا =

گوشوارہ آمدن و خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء  
گرانٹ آمدہ از محکمہ اطلاعات، ثقافت و امور جوانان

آمدنی دوران مالی سال 1995-96ء

روپے	210 - 00	1- آمدنی از سالانہ چندہ سہ ماہی سرانجی
	50000 - 00	2- گرانٹ از حکومت پنجاب
	50210 - 00	کل آمدنی =

خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء

روپے	6700 - 00	1- ادائیگی بقایا سابقہ خرچہ دوران سال 1995-96ء
	4259 - 00	2- خرچہ سہ ماہی سرانجی شمارہ نمبر 25
	5510 - 00	3- خرچہ سہ ماہی سرانجی شمارہ نمبر 26 - 27
	5905 - 00	4- خرچہ سہ ماہی سرانجی شمارہ نمبر 28
	2160 - 00	5- بل کتابت کتاب "قطب تارا"
	270 - 00	6- بل کاپی جزائی کتاب "قطب تارا"
	14150 - 00	7- بل سکیٹنگ، طباعت، طباعت ٹائٹل، جلد بندی 500 کتب
	1920 - 00	8- بل کتابت "سرانجی ادب دی چنگیر"
	240 - 00	9- بل کاپی جزائی "سرانجی ادب دی چنگیر"
	6950 - 00	10- بل طباعت معہ ٹائٹل 200 کتب
	1300 - 00	11- بل ٹی اے، ڈی اے آمدورفت بہاولپور و لاہور بابت طباعت کتب
	1200 - 00	12- اعزازیہ خاکروب برائے سال 1995-96
	3600 - 00	13- اعزازیہ مالی برائے سال 1995-96
	3600 - 00	14- اعزازیہ چوکیدار برائے سال 1995-96
	1500 - 00	15- اخراجات (حصہ) بجلی دوران 1995-96
	200 - 00	16- آڈٹ فیس
	2611 - 00	17- متفرق اخراجات ڈاک، ٹکٹ، فوٹو سٹیٹ و اسٹیشنری وغیرہ سال 1995-96
روپے	62075 - 00	کل خرچہ =
	50210 - 00	کل آمدنی =
	11865 - 00	فالتو (ادھار) خرچہ =



گوشوارہ آمدن و خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء  
گرانٹ آمدہ از ضلع کونسل بہاول پور

آمدنی دوران مالی سال 1995-96ء

24000 - 00

1- آمدنی چیک نمبری 2698363 مورخہ 11-6-96

بنک آف پنجاب بہاول پور

تفصیل خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء

19514 - 00

1- کل خرچہ طباعت کتاب ”دیورے“ 500 عدد

1406 - 00

2- طباعت لیٹریچر

65 - 00

3- خرید کیش بک

3200 - 00

4- خرید دو عدد آہنی اسٹینڈر / ریک برائے کتب

200 - 00

5- آؤٹ فیس

کل خرچہ = 24385 - 00 روپے

کل آمدنی = 24000 - 00

فالتو (ادھار) خرچہ = 385 - 00

## کاروائی اجلاس نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس

۳ مارچ ۱۹۹۷ء کوں نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس دا اجلاس جھوک سرائیکی وچ منعقد تھیا۔ اجلاس دی صدارت سبیں فیض اللہ شاہ نے کیتی۔ اجلاس وچ نگران کونسل دے ممبران سبیں ڈاکٹر اسلم ادیب، سبیں ڈاکٹر نصر اللہ ناصر تے سبیں ڈاکٹر سلیم ملک شرکت کیتی۔

تلاوت کلام پاک توں بعد سرائیکی ادبی مجلس دے مختلف معاملات تے بحث کیتی گئی۔ تے آکھیا گیا کہ نگران کونسل دے آئندہ اجلاس وچ مجلس دا پورا ریکارڈ پیش کیتا ونجے۔ سہ ماہی ”سرائیکی“ دی اشاعت کوں باقاعدہ بنایا ونجے۔ آئندہ اجلاس وچ آئین دی شق نمبر ۸ دے مطابق تمام اراکین دی رکنیت سازی دے فارم نگران کونسل تک پہنچاوتے وئجن تاں جو مجلس دے آئین دی دفعہ نمبر ۷ دی شق نمبر ۸ دی روشنی وچ رکنیت سازی دا حتمی فیصلہ کیتا ونج سکے۔ اجلاس وچ اے وی آکھیا گیا جو آئندہ اجلاس وچ پچھلے مالی سالان دے حساب کتاب دے گوشوارے اخراجات دی تفصیل وی پیش کیتی ونجے تے سرائیکی ادبی مجلس دے وسائل دے بعض حصے بہتر ہے جو مختلف لوکاں دے زیر استعمال ہن انہاں دے بارے تحریری



معاهدے ، انہاں دی آمدنی دی تفصیلات خاص طور تے زمری ، ہیلتھ کلب ، کرائے  
کلب تے رہائشی مکان دے معاہدہ جات دا تفصیلی ریکارڈ پیش کیتا ونجے ۔ اجلاس وچ  
اے وی طے کیتا گیا جو نگران کونسل دا اجلاس جلد منعقد تھیس ی ۔ جیندے وچ  
آئندہ مالی سال دے پروگرام تے منصوبہ جات تے غور و خوص کیتا ویسی ۔ اجلاس  
تقریباً ۲ گھنٹے جاری رہون توں بعد ۸ بجے رات ختم تھیا ۔

ایہ رسالہ حکومت پنجاب دی مالی امداد نال شائع کیتا ویندے

## کاروائی اجلاس نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس

۳ مارچ ۱۹۹۷ء کو نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس دا اجلاس جھوک سرائیکی وچ منعقد تھیا۔ اجلاس دی صدارت سیں فیض اللہ شاہ نے کیتی۔ اجلاس وچ نگران کونسل دے ممبران سیں ڈاکٹر اسلم ادیب، سیں ڈاکٹر نصر اللہ ناصر تے سیں اکٹر سلیم ملک شرکت کیتی۔

تلاوت کلام پاک توں بعد سرائیکی ادبی مجلس دے مختلف معاملات تے بحث کیتی گئی۔ تے آکھیا گیا کہ نگران کونسل دے آئندہ اجلاس وچ مجلس دا پورا ریکارڈ پیش کیتا ونجے۔ سہ ماہی "سرائیکی" دی اشاعت کوں باقاعدہ بنایا ونجے۔ آئندہ اجلاس وچ آئین دی شق نمبر ۸ دے مطابق تمام اراکین دی رکنیت سازی دے فارم نگران کونسل تک پہنچادے ونجن تاں جو مجلس دے آئین دی دفعہ نمبر ۷ دی شق نمبر ۱ دی روشنی وچ رکنیت سازی دا حتمی فیصلہ کیتا ونج سکے۔ اجلاس وچ اے وی آکھیا گیا جو آئندہ اجلاس وچ پچھلے مالی سال دے حساب کتاب دے گوشوارے اخراجات دی تفصیل وی پیش کیتی ونجے تے سرائیکی ادبی مجلس دے وسائل دے وضع حصے بہتر ہے جو مختلف لوکاں دے زیر استعمال ہن انہاں دے بارے تحریری



معاهدے ، انہاں دی آمدنی دی تفصیلات خاص طور تے نر سری ، ہیلتھ کلب ، کرائے  
کلب تے رہائشی مکان دے معاہدہ جات دا تفصیلی ریکارڈ پیش کیتا ونجے ۔ اجلاس دی  
اے وی طے کیتا گیا جو نگران کونسل دا اجلاس جلد منعقد تھیس ی ۔ جیندے دی  
آئندہ مالی سال دے پروگرام تے منصوبہ جات تے غور و خوص کیتا ویسی ۔ اجلاس  
تقریباً ۲ گھنٹے جاری رہون توں بعد ۸ بجے رات ختم تھیا ۔

ایہ رسالہ حکومت پنجاب دی مالی امداد نال شائع کیتا ویندے



جدید ترین ادارہ

اعلیٰ پرنٹنگ

بہاول پور میں

# ZAIDI PRINTERS COMPUTERIZED

کلر فیل  
اشتہارات

لیٹریچر

وزیٹنگ کارڈ

دعوتی کارڈ

شادی کارڈ

For Quality  
PRINTING

زیدی پرنٹرز کمپیوٹرائزڈ

پبلشرز اینڈ آرڈر سپلائرز

Welcome Chowk,  
Railway Road, BWP.

877101

ویکیم چوک ریلوے روڈ بہاول پور